1

بیادگار: شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

MADRASA ISLAMIA ARBIA BAITUL ULOOM SARAIMEER

Twenty-Four Years of Publication 24

اشاعت کا چوبیسواں سال

Faizan e Ashraf Monthly (May) مئی

۲۰۲۴ء

دینی تعلیمی، اخلاقی، تربیتی رسالہ

ماہنامہ

فیضانِ اشرف

بانی رسالہ

حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب پھولپوری نور اللہ مرقدہٗ سابق ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث مدرسہ ہذا

زیر نگرانی

حضرت مولانا شاہ مفتی محمد احمد اللہ صاحب پھولپوری دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث مدرسہ ہذا

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا شاہ مفتی محمد انجود اللہ صاحب پھولپوری دامت برکاتہم نائب ناظم مدرسہ ہذا

از نشریات

مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائمیر، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

بیادگار: شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صا حب پھولپوری نور اللہ مرقدہ بانی مدرسہ

جلد (۲۴) شمارہ (۲۹)

شوال / ذو القعدہ ۱۴۴۵ھ

مئی ۲۰۲۴ء

دینی، تعلیمی، اخلاقی، تربیتی رسالہ

ماہنامہ فیضانِ اشرف

بہ فیض: محی السنہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صا حب ہردوئی نور اللہ مرقدہ

المدیر (مفتی) محمد اللہ جواد اللہ صا حب پھولپوری نائب ناظم مدرسہ ہذا

معاون مدیر مولانا عبد الرشید صا حب مظاہری
9450809804

مجلس مشاورت

مولانا محبوب عالم صاحب قاسمی، مولانا محمد نسیم صاحب معروفی، مفتی محمد شاکر صاحب قاسمی، مولانا محمد الیاس صاحب قاسمی

مولانا ابن الحسن صاحب قاسمی، مولانا محمد عاصم کمال الاعظمی، مولانا عبد الهادی صاحب قاسمی

سالانہ زر تعاون اندرون ملک: ۲۵۰؍ روپئے، خصوصی: ۱۰۰۰؍ روپئے

بیرون ملک: ۲۰؍ امریکی ڈالر، بنگلہ دیش سے ہندوستانی روپئے کے مساوی

از نشریات: مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائمیر اعظم گڈھ یوپی

پن کوڈ ۲۷۶۳۰۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۴)

آئینۂ مضامین

نمبرشمار	مضامین	اصحاب قلم	صفحہ نمبر
۱	اداریہ: قصر اسلامی	المدیر: مفتی محمد اجود اللہ صاحب پھولپوری	۵
۲	دین سراپا خیر خواہی ہے محسن الامت حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب پھولپوری نور اللہ مرقدہ	از مرکزی خانقاہ شاہ ابرار پھولپور، اعظم گڑھ	۸
۳	ملفوظات محسن الامت حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب پھولپوری نور اللہ مرقدہ	از مرکزی خانقاہ شاہ ابرار پھولپور، اعظم گڑھ	۱۰
۴	درس قرآن کریم	حضرت مولانا عبد الرشید صاحب مظاہری استاذ مدرسہ ہذا	۱۱
۵	درس حدیث شریف	مفتی محمد اجود اللہ صاحب پھولپوری مدیر اعلیٰ	۱۹
۶	برصغیر کا تفسیری ارتقا	مولانا ابن الحسن قاسمی استاذ مدرسہ ہذا	۲۱
۷	قوم مذہب سے ہے	مولانا محبوب عالم قاسمی استاذ مدرسہ ہذا	۲۶
۸	چند روز خطۂ بہار میں	مولانا مفتی عبد الہادی قاسمی اعظمی استاذ مدرسہ ہذا	۲۸
۹	قوم وملت کا خیر خواہ	مولانا محمد ضیاء اللہ قاسمی استاذ مدرسہ ہذا	۳۱
۱۰	ثبات قدمی کامیابی کا پہلا زینہ	مولانا اسعد اللہ سہیل الاعظمی استاذ مدرسہ ہذا	۳۴
۱۱	گوہر شاہی فتنہ کا تعارف وتعاقب	مولانا محمد عنایت اللہ میر صاحب	۳۷
۱۲	مدارس کا نصاب تعلیم - ایک جائزہ	مولانا ابن الحسن قاسمی استاذ مدرسہ ہذا	۴۱
۱۵	فتنے کی اقسام	مولانا محمد عاصم کمال اعظمی استاذ مدرسہ ہذا	۴۴
۱۶	دینی مسائل	مولانا مفتی عبد الہادی قاسمی اعظمی استاذ مدرسہ ہذا	۴۶
۱۷	شب وروز مدرسہ	مولانا محمد ثاقب قاسمی استاذ مدرسہ ہذا	۴۸
۱۸	سوانح حیات (۴)	مولانا مختار احمد مظاہری ناظم کتب خانہ مدرسہ ہذا	۴۹

طابع وناشر

مفتی محمد اجود اللہ صاحب پھولپوری نے ہرش آفسٹ پریس روڈویز تیراہا (ٹی-ڈی) کالج جونپور سے طبع کراکے "دفتر ماہنامہ فیضان اشرف" مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائمیر سے شائع کیا۔

نوٹ: مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔ دفتر فیضان اشرف: 09936136854

اداریہ

المدیر: مفتی محمد اجود اللہ پھولپوری

قصر اسلامی

ماہ شوال سے تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے اور علوم شریعہ کے طالبین حصول علم کے لئے اپنے گھروں سے روانہ ہوتے ہیں اور ملک کے کونے کونے میں پہونچ کر شرعی علوم کی امانت کو محفوظ کرنے والے بنتے ہیں یقیناً یہ بہت بڑی امانت ہے اور اس امانت کے بھروسے ہی ملک اور بیرون ملک ملت کا وجود باقی ہے یہ مدارس وہ دینی قلعے ہیں جہاں اصول جہاں بانی سکھائے اور پڑھائے جاتے ہیں، دین وشریعت پر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ مدارس کا وجود برصغیر کے مسلمانوں کیلئے ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کا احساس ہم سے زیادہ ہمارے دشمنوں کو ہے یہی وجہ ہیکہ آج دشمن ہر چہار جانب سے ان کو مٹانے کے منصوبہ بنا رہا ہے ان کی نگاہیں اس قلعہ کو اکھاڑنے پر لگی ہوئی ہیں، ہندوستان میں مسجدوں کے ساتھ مدرسوں کو برباد کرنے کا جو منصوبہ بن رہا ہے وہ انتہائی خطرناک ہے مسجدیں جو نماز پڑھنے کی جگہ ہیں اور مدارس جو نمازیوں کو پیدا کرنے اور شریعت مطہرہ کے پھلنے پھولنے کے قلعے ہیں، ان کو نیست ونابود کر کے دشمن ہماری نسلوں کو اسلام سے دور کرنے کے فراق میں ہے پہلے مہرولی کی سات سوسالہ قدیم مسجد و مدرسہ کو مسمار کیا گیا اس کے بعد ہلدوانی کے مدرسہ پر بلڈوزر چلا کر وہاں کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی اور یہ سب کچھ حکومت کی منشاء اور اس کے تعاون سے کیا گیا اسلئے کہ انہیں معلوم ہیکہ مدارس کا وجود ان کے ناپاک عزائم کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہونگے انگریزوں سے ملک کو آزاد کرانے میں مدارس اور اہل مدارس کا جو کردار رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ملک کو آزاد کرانے کیلئے ہمارے اکابرین نے مدارس ومکاتب کا جو جال بچھایا تھا انگریز اس کے سامنے ٹک نا سکے افسوس! آج ملت ان قلعوں سے چشم پوشی کر کے اپنے وجود کو خطرہ میں ڈال رہی ہے آہستہ آہستہ مدرسوں میں طلبہ کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے اور اکثر مکاتب تو کب کے بند ہو چکے ہیں جبکہ اس کے

برعکس ملک وملت کے سب سے بڑے دشمن آر ایس ایس نے ابتدائی تعلیم پر زور دیتے ہوئے ہزاروں سرسوتی ششومندروں کی بنیاد ڈالی اور پورے ملک میں زعفرانی ذھنیت کو پروان چڑھایا کم عمر بچوں کے ذہن وشعور پر ہندتوا کا ایسا رنگ چڑھایا کہ آج ہر شعبہ مسلمانوں کے خلاف نفرت اگل رہا ہے عہدیداران مملکت سے لےکر ذمہ داران عدالت تک ہر محکمہ ناانصافیوں کا ایک سیلاب لےکر مسلمانوں کے وجود اوران کے شعائر کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینا چاہتا ہے تاکہ اس جمہوری ملک کو مذہبی سلطنت میں تبدیل کردیا جائے رہی سہی کسر کانوینٹوں اور اسکولوں نے پوری کررکھی ہے جدید تعلیم کے نام پر صرف اور صرف ملت کے نونہالوں کو شریعت سے دور کیا جارہا ہے مسلم بچیوں کو اسٹیج کی زینت بنایا جارہا ہے اچھا خاصا وقت گزارنے کے بعد بچے اپنے دین کی اساس سے ناواقف ہیں کلمۂ توحید کے الفاظ سے نا آشنا ہیں نماز وروزہ کی اہمیت کا دور دور تک پتا نہیں اور گھر کے بڑوں کا حال یہ ہیکہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کے انجام دنیا وآخرت سے بےفکر مشاعروں اور کھیلوں میں بے تحاشہ پیسہ خرچ کرکے اپنے مستقبل پہ کلہاڑی چلارہے ہیں اگر بےفکری کا یہی حال رہا تو اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کیلئے روشن مستقبل ایک ایسا خواب ہوگا جس کی تعبیر صرف اور صرف تاریکی ہوگی جس کے ہم تنہا ذمہ دار ہونگے اللہ تعالی ہم سب کے دین وایمان کی حفاظت فرمائیں۔

حالات جس تیزی سے بگاڑ کی طرف جارہے ہیں اسے دیکھتے ہوئے ضروری ہیکہ ہم اپنے مکاتب کو زندہ کریں اور اپنے مدرسوں کو تقویت دیں اور یہ عہد کریں کہ گاؤں کے مکتب میں اپنے بچے کو داخل کراکے کم سے کم درجہ پانچ تک کی تعلیم کو لازم پکڑینگے تاکہ ہمارا بچہ شریعت کی بنیادی باتوں کو سمجھ سکے قرآن کو درست طریقہ پر پڑھنا سیکھ جائے اردو پر اس قدر قدرت حاصل ہوجائے کہ دینی کتابوں اور رسالوں کو پڑھ اور سمجھ سکے مکتب کے ذمہ داروں کیلئے بھی ضروری ہیکہ وہ پوری توجہ دیں اور عصری علوم کو اتنی جگہ ضرور دیں کہ پرائمری پانچ پڑھ کر بچہ جس بھی تعلیمی میدان کا رخ کرے کامیابی مقدر ہو اگر گاؤں کے متمول لوگ اس جانب توجہ دیدیں تو ان کا بھی فائدہ ہوگا اور گاؤں کے غریب ونادار بچے بھی تعلیم جیسے زیور سے آراستہ ہوجائیں۔

مکاتب کو چھوڑ کر کانوینٹوں اور اسکولوں کا رخ کرنے میں کئی نقصان ہیں، ایک تو سب

سے بڑا یہی کہ بچے اخلاقی اور اسلامی طریقے سے نا آشنا ہو جاتے ہیں، دوسرے بس وغیرہ کے خرچ میں پیسہ بھی جاتا ہے اور فیس کے نام پہ تو بے تحاشا لوٹا جاتا ہے۔ مزید آنے جانے میں بچے کا وقت بہت جاتا ہے جبکہ اسی رقم کو مکاتب میں خرچ کرکے کئی فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں، بچہ عصری علوم کے ساتھ دین کی اساسی باتوں سے واقفیت حاصل کرلے گا اور ٹرانسپورٹ کا خرچ اور اس میں لگنے والے وقت سے محفوظ ہو جائے گا۔ نیز ان تمام بچوں کے طفیل غریب و نادار بچے بھی تعلیم سے آراستہ ہو جائیں گے، سب سے بڑی بات وقت اور حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اگر انھیں سامنے رکھ کر ملت اپنے اندر سدھار میں وہی تیزی نہیں لائی اور یوں ہی سستی و بے پرواہی کا شکار رہی تو بھیانک نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا، دشمن ہر راستہ سے گھیرنے کے فراق میں ہے اس لئے ضروری ہے کہ بے جا چیزوں کو الوداع کہہ کے کام کی چیزوں کو اپنایا جائے، مساجد و مدارس اور مکاتب کی ڈور کو مضبوط کیا جائے تاکہ انگریزوں کی طرح ان کی باقیات کو بھی بھگایا جاسکے اور ملک عزیز کو ایک بار پھر غلامی کی طرف جانے سے بچایا جاسکے اس لئے ضروری ہے کہ اس جانب توجہ دی جائے اور اپنے بچوں کو ابتدائی تعلیم کیلئے مکاتب و مدارس میں داخل کیا جائے، یقین جانیں اگر آپ نے اپنے بچے کو مکتب پانچ تک کی تعلیم دلا دی تو وہ جس فیلڈ میں بھی جائیگا، اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھے گا اور قوم و ملت کا خیر خواہ بن کر ابھرے گا اس لئے کہ بچپن میں جو چیزیں ذہن و دماغ میں چسپاں ہو جاتی ہیں وہ کبھی بھی نہیں نکلتیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو فہم و شعور عطاء فرمائے اور اپنے مستقبل کو سنوارنے والے اعمال کرنے والا بنائے اور امت مسلمہ کی بہار رفتہ کو واپس فرمائے۔ نیز عالم اسلام خصوصا عالم عرب کو بھی غیرت و حمیت نصیب فرمائے جو قبلۂ اول کو بھول کر صنم کدہ کی تعمیر پر فخر کررہے ہیں اور شرک و بت پرستی کرنے والوں کی سرپرستی میں خود کو لگائے اہل غزہ کی چیخ و پکار کو سننے سے عاجز ہیں، اپنی دعاؤں میں فلسطین کے مظلوموں کو ہمیشہ جگہ دیں، اللہ تعالی ان کے عزم و حوصلہ کو سلامت رکھے، ان کی قربانیوں کے عوض تابانیاں مقدر فرمائے اور غاصب ملعونوں کو تباہ و برباد فرما کر اسلام کی سربلندی کے فیصلہ کو نافذ فرمادے۔

☆☆☆

﴿گیارہویں قسط﴾ از: مرکزی خانقاہ شاہ ابرار پھولپور اعظم گڑھ

دین سراپا خیر خواہی ہے

بیان: محسن الامت حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی **محمد عبداللہ** صاحب پھولپوری نوراللہ مرقدہٗ

علم پر عمل شکر کی علامت ہے:

ایک حدیث پاک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو اس قدر طویل قیام کرتے، اس قدر طویل قیام کرتے کہ آپ صلی اللہ کے پیر مبارک پھولنے لگتے تھے، پھر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کمی نہیں کرتے۔ بھائی! جس پر قرآن کریم اترا تھا اس کے پیر طول قیام کی وجہ سے پھٹ پھٹ گئے، اور جس پر قرآن اترا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے کانپتا رہتا تھا؛ ایک ہم ہیں کہ عالم کہلانے کے باوجود ہمارے اندر خشیت نام کی کوئی چیز نہیں!

چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو فرمانے لگیں کہ آپ اس قدر محنت ومشقت برداشت کرتے ہیں! جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا اگلا پچھلا سب معاف کردیا ہے اور آپ کو باضابطہ اس معافی کا پروانہ بھی ملا ہوا ہے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا'' (بخاری شریف:۱۱۳۰) یعنی اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ علم کا شکر اور علم کی قدر یہ نہیں ہے کہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے، اور اپنے کو اس سے محروم رکھا جائے، بلکہ علم کا اول ترین شکر یہ ہے کہ سب سے پہلے اس علم سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیا جائے اس کے بعد دوسروں تک بھی پہنچایا جائے، ایسا نہ ہو کہ لمبی لمبی تقریروں کے ذریعہ دوسروں تک دین کی باتیں پہنچائی جائیں، لیکن خود کو اس دین سے دور رکھے۔

نبی اور وارثین نبی کا کام:

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ

نبی کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ہزار وہزار اور لاکھوں لاکھ لوگوں کو جنت میں پہنچائے اور خود جہنم میں چلا جائے؛ بلکہ نبی کا طریقہ یہ ہے کہ لاکھوں لاکھ لوگوں کو جنت میں لے جائے اور خود بھی جنت میں جائے۔ جب نبی کا یہ کام ہے تو وارثین نبی حضرات علماء کرام کا یہ کام کیسے ہو جائے گا کہ دوسروں کو تو جنت میں پہنچانے کا ذریعہ بنیں اور خود جہنم میں چلے جائیں، اس لیے میں کہتا ہوں کہ یہ علماء کا کام نہیں بلکہ جہلاء کا کام ہے، لہٰذا جب آپ عالم بنے ہیں تو علماء والا کام کیجئے، جہلاء والا کام مت کیجئے۔

علمائے امت محمد یہ علمائے اہل کتاب کے نقش قدم پر:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اہل کتاب کے علماء کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورۃ البقرہ:۴۴) یعنی یہ اہل کتاب تو دوسروں کے لیے بڑی اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں، بڑی اچھی اور عمدہ نصیحتیں کرتے ہیں، لیکن جب اپنی باری آتی ہے، اور عمل کرنے کا جب نمبر آتا ہے، تو پھر اپنے لیے الگ راہِ عمل اختیار کر لیتے ہیں، اور جب انہیں ٹوکا جاتا ہے، تو کہتے ہیں کہ بھائی! ہم جو کرتے ہیں وہ مت کرو اور وہ مت دیکھو، بلکہ جو کہتے ہیں اس کو دیکھو اور اس پر عمل کرو۔

میرے دوستو! آج ہمارے علماء کا یہی حال نظر آرہا ہے، ہمارے علماء کی کرنی اور کہنی میں فرق نظر آرہا ہے؛ آخر ایسا کیوں؟ اس کا راز کیا ہے؟ تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج اہل علم، اہل ذکر نہیں رہے؛ لہٰذا جب اہل علم، اہل ذکر نہیں رہے تو پھر ان کی زندگی سے اعمال دین بھی نکلتے چلے گئے، اور جب ان کی زندگی سے اعمال نکل گئے تو پھر ان سے علم حاصل کرنے والے بچے بھی بے عمل ہوتے چلے گئے، اس لیے میں اساتذہ اور علماء سے یہ بات کہا کرتا ہوں کہ جس طرح علم کی سپلائی کرنے کی وجہ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں، اسی طرح اپنے اخلاق رذیلہ اور بدعملی کی جو سپلائی کر رہے ہیں اس میں بھی شیئر لینے کے لیے تیار رہیں، کیوں کہ کھاتے میں دونوں منتقل ہوں گے، صرف ایک منتقل نہیں ہوگا۔ معلوم یہ ہوا کہ جس طرح آپ کا علم آپ کے بچوں میں اور طلبہ میں منتقل ہوگا اسی طرح آپ کے برے اخلاق اور اخلاق رذیلہ بھی منتقل ہوں گے۔ لہٰذا اہل علم کو چاہیے کہ ان باتوں پر غور کریں۔

☆☆☆

از: مرکزی خانقاہ شاہ ابرار پھولپور، اعظم گڑھ

ملفوظات

محسن الامت حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب پھولپوری نور اللہ مرقدہٗ

(۴۸) ارشاد فرمایا: انسان اگر صحیح سے علم شریعت حاصل کرے، اس پر عمل کرے، اس کے بتائے ہوئے اخلاق کو اپنائے، اور تزکیہ نفس کرے یعنی شریعت کے تمام تقاضے کو پورا کرے، اتنا کرنے کے بعد اس کو دنیا میں کہیں بھی، کسی بھی علاقے میں، کسی بھی چیز کی محتاجی نہیں رہے گی، وہ تو بادشاہ کی طرح رہے گا۔

(۴۹) ارشاد فرمایا: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ''رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا'' کہ اے اللہ! ہمارے علم میں اضافہ فرماتے رہئے! تو نبی سے زیادہ علم رکھنے والا تو کوئی نہیں، میرے بھائی! لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ یہ دعا کرتا رہے۔

(۵۰) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اپنے علم میں اضافہ کی درخواست ہر شخص کو کرنا چاہیے اور علم کے اضافے کے مواقع پر جائے اور ظاہر و باطن کا علم جہاں بھی ملتا ہو اس کے حصول کے لیے وہاں طلب لے کر جائے، تب جا کر اللہ تعالیٰ اسے اپنے علم کا قیمتی خزانہ عطا فرماتے ہیں۔

(۵۱) ارشاد فرمایا: روزی اور رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ ''یَأْتِیْهِ الرِّزْقُ'' کہ روزی تو تمہارے پاس آئے گی، جب کہ قرآن اور دین کے علوم کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ ''اقرأ باسم ربک'' اپنے رب کے نام سے پڑھو! تو قرآن سیکھنے اور پڑھنے کے لیے تمہیں ڈھنگ سیکھنا پڑے گا، اور اس کے لیے مدرسہ میں جانا پڑے گا، اور اس کے لیے کسی قاری کو تلاش کرنا پڑے گا؛ تب قرآن پڑھنے کا ڈھنگ آئے گا۔

(۵۲) ارشاد فرمایا: علم تو بس وہی ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو، ورنہ جس علم سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو وہ تو جہالت ہے جہالت!

(۵۳) ارشاد فرمایا: علم دین ایک قیمتی اثاثہ اور سرمایہ ہے اس کو حاصل کرنے کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں ہے۔

درس قرآن کریم مولانا عبدالرشید مظاہری استاذ حدیث مدرسہ ہذا

حج کے پانچ دن

پہلا دن ۸/ذی الحجہ:

اس کو عربی میں یوم الترویہ کہتے ہیں، ۸/ذی الحجہ کو مکہ سے منیٰ جانا ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رات ہی سے معلم بسوں کی روانگی شروع کر دیتے ہیں بسوں کے ذریعہ جانے میں اپنا خیمہ آسانی سے مل جاتا ہے بسوں کی تقدیم وتاخیر میں منتظمین کی بدگوئی زبان پر نہ لائیں ان کو اپنا محسن سمجھیں خود کیسے انتظام کر سکتے تھے، یہ عشق وشیدائیت کا سفر ہے جو کچھ حالات آویں اس کو مولیٰ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے پیار کی چھیڑ چھاڑ تصور کریں اگر پہلے سے صرف حج یا قران کا احرام باندھا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر تمتع کرنا ہے تو احرام باندھ کر دو رکعت نفل پڑھ کر نیت کر لیں اَللّٰھُمَّ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اور تلبیہ پڑھ لیں مسجد حرام میں جا کر نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا بہتر ہے، ساتھیوں کو بھی نیت کروا کر تلبیہ پڑھوا دیں بعض ہندی حاجی جن بلا نیت وتلبیہ ہی ارکان حج پورا کر لیتے ہیں ان کا حج نہیں ہوتا اسلئے جاننے والے لوگ اس کا خیال کریں، منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پڑھنی مسنون ہیں اور رات کو منیٰ میں ہی قیام کرنا مسنون ہے۔

مزدلفہ کی طرف سے وادی محسر، حرم شریف کی طرف سے جمرہ عقبہ منیٰ کی سرحد ہے۔

منیٰ کے قیام کے زمانہ میں ذکر وتلاوت اور یاد الٰہی دعا وتضرع، استغفار میں مشغول رہیں بات چیت میں وقت ضائع نہ کریں۔

منیٰ میں اپنے خیموں سے دور نہ جائیں گم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، اگر راستہ بھٹک جائیں تو جگہ جگہ نقشے لگے رہتے ہیں کسی جاننے والے سے پوچھ لیں، اپنا تعارفی کارڈ ضرور ساتھ رکھیں، موبائل بھی ساتھ رکھیں بعض حاجی قیام گاہ پر موبائل چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کبھی ان کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، منیٰ میں انھیں خیموں میں عورتوں کے لئے علاحدہ نظم ہوتا ہے عورتوں کو اس جگہ

پہونچادیں، کھانے پینے کی خشک چیزیں مثلاً بھونا ہوا چنا، ستو، کھجور بسکٹ وغیرہ ساتھ لے لیں اسلئے کہ وہاں کھانا ملنے کی دشواری ہوتی ہے اور ہر ایک کے لئے لائن لگانا یا جمرات کے پار جا کر کھانے کی چیزیں لانا آسان نہیں ہے۔

ایک جوڑا کپڑا حمائل شریف، وظیفہ کی کتاب چھوٹے سے بیگ میں ساتھ لے لیں، زیادہ سامان ساتھ نہ لے جائیں، اپنے خیمے کو اچھی طرح پہچان لیں خیمے سب ایک طرح کے ہوتے ہیں اسلئے کوئی خاص نشانی پہچان لیں بلکہ ڈائری پر نوٹ کر لیں معلم کا نمبر گیٹ پر اور بسوں پر لگا ہوتا ہے، جمرات کی طرف جو سڑک پتر ے والی جاتی ہے اس پر جو طہارت خانے بنے ہیں ان پر نمبر پڑے ہوئے ہیں ان کو یاد کر لیں بعض معلمین غبارے یا کپڑے کا نشان لہرا دیتے ہیں اس کو دھیان میں رکھیں۔

دوسرا دن ۹رذی الحجہ:

۹رذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات کیلئے روانگی مسنون ہے، ظہر اور عصر کی نماز عرفات میں ادا کرنی ہے، معلم کی بسوں سے اپنے قیام گاہ تک جانا آسان ہوتا ہے، پیدل بھی جا سکتے ہیں مگر متعینہ قیام گاہ اپنے معلم کے خیمے میں پہونچنا مشکل ہوتا ہے وہاں استنجے اور کھانے وغیرہ کا معقول نظم ہوتا ہے، عرفات میں کھانے پینے کی چیزوں کی فراوانی ہوتی ہے، حاجی کا امتحان بھی ہے کھا کر سونے کی فکر کرتا ہے یا عبادت اور ذکر ودعا میں لگتا ہے اگر مستورات ساتھ ہوں تو پردہ کے لئے ہلکی چادر، رسی، اور چھوٹی ساتھ لے لیں خیموں میں جگہ بہت ہوتی ہے اور آسانی سے پردہ کا نظم کر سکتے ہیں اس طرح پردہ بھی رہے گا اور ان کو سہولت بھی رہے گی، یہ دن عرفہ کا حج کا سب سے اہم دن ہے وقوف عرفہ فرض ہے اس کا وقت زوال سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے، کیونکہ یہ رات حاجیوں کیلئے نویں تاریخ کے تابع ہے۔

اگر مسجد نمرہ میں نماز کا موقع مل جائے تو وہاں کا امام مسافر ہوتا ہے حکومت اس کا انتظام کرتی ہے تو اس کے ساتھ ظہر اور عصر، ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھیں پھر کوئی نماز نفل وسنت نہ پڑھیں اگر آپ مقیم ہیں تو امام کے سلام کے بعد چار رکعت پوری کر لیں، اور اگر اپنے خیموں میں نماز پڑھتے

ہیں تو ظہر کو ظہر کے وقت اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھیں اور ظہر سے پہلے غسل کرلیں وہاں غسل خانے بہت صاف ستھرے بنے رہتے ہیں اور نماز ظہر کے بعد تلاوت، دعا، توبہ استغفار الحاح وزاری چوتھے کلمہ کے ورد اور صلوۃ التسبیح وغیرہ میں مشغول ہوں البتہ عصر کے بعد نفل نماز نہ پڑھیں آج کا دن دعاؤں کی قبولیت کا ہے، صرف دنیا کیلئے ہی دعا نہ مانگیں، اپنی دینی صلاحیت اور اہل وعیال اعزاء واقرباء اور جمیع مسلمانوں کے واسطے دعا کریں اس دن شیطان بندوں کی الحاح وزاری اور دعائیں دیکھ کر بہت ذلیل ہوتا ہے آئندہ زندگی کے واسطے عزم اور عہد کر کے وہاں سے واپس آئیں۔

غروب آفتاب تک عرفات میں قیام کرنا ضروری اور واجب ہے لوگوں کی دیکھا دیکھی غروب آفتاب سے پہلے ہرگز عرفات سے نہ نکلیں لوگ حاجیوں کو بسوں میں بیٹھتے دیکھ کر چل کھڑے ہوتے ہیں ذرا ہمت اور پختگی سے کام لیں اگر غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے نکل گئے تو دم واجب ہو جائیگا۔

غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں اور عرفات یا مزدلفہ کے راستے میں مغرب کی نماز نہ پڑھیں بلکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ عشاء کے وقت میں پڑھیں، تنہا پڑھیں یا جماعت کے ساتھ دونوں کو اکٹھا پڑھیں، اگر مزدلفہ پہونچنے سے پہلے مغرب عشاء پڑھ لی ہے تو مزدلفہ پہونچنے کے بعد دوبارہ پڑھیں البتہ اگر صبح صادق ہوگئی اور راستہ یا عرفات میں پڑھی ہوئی مغرب اور عشاء کو نہ لوٹا سکا تو اب قضاء کی ضرورت نہیں ہے۔

عرفات سے واپسی پر بہت کافی بھیڑ ہوتی ہے اسلئے اگر پیدل آنا چاہیں تو پیدل والوں کا راستہ الگ ہے لہٰذا اس کو اختیار کریں وہاں اس کو طریق المشاۃ کہا جاتا ہے اور دیکھا دیکھی کسی جگہ نہ ٹھہر جائیں بلکہ خوب تحقیق کرلیں لاکھوں حاجی مزدلفہ سے پہلے ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اور ان کا وقوف مزدلفہ فوت ہو جاتا ہے، اگر مزدلفہ میں وقوف نہیں کیا تو دم واجب ہو جائیگا، عرفات اور مزدلفہ کے کھمبوں کا رنگ الگ الگ ہے اس سے بھی پہچان سکتے ہیں اور ابتداء عرفہ انتہاء عرفہ اور ابتداء مزدلفہ انتہاء مزدلفہ بورڈ پر لکھا رہتا ہے حد کے اندر ہی قیام کریں۔

مزدلفہ کی رات بہت اہم ہے بعض نے اس کو شب قدر سے بھی افضل کہا ہے اسلئے اس کو ضائع

نہ ہونے دیں، نماز، تلاوت، ذکر، دعاواستغفار میں مشغول رہیں، بلاوجہ کے مشغلوں میں وقت ضائع نہ کریں رات کومزدلفہ میں ہی قیام کرنا ہےاوروقوف مزدلفہ کاوقت دسویں تاریخ کی صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اسلئے اول وقت فجر پڑھ کر وقوف کریں اورالحاح وزاری کے ساتھ دعامیں مشغول ہوں، اور مشعر حرام کے پاس پہونچ جائیں تو کیا خوب قسمت کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا **فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ** مشعر حرام کے پاس خداکویادکرو، وہاں کااہم ذکرمغرب وعشاء ایک ساتھ بالترتیب اداکرناہے، مغرب وعشاء کی سنتیں اوروتر دونوں کےفرض پڑھنے کے بعد پڑھے۔

مزدلفہ میں قبلہ کی شناخت اب بہت آسان ہوگئی، حرم کی بڑی گھڑی سے بار بارلائٹ آتی رہتی ہے جدھر سے لائٹ کی روشنی آتی ہے اسی جانب قبلہ ہے۔

مزدلفہ سے چنے کے دانے کے برابرکنکریاں چن کر پانی سے دھولیں، پہلے دن سات کنکری ، دوسرے دن ۲۱ر تیسرے دن ۲۱ر کنکریوں کی ضرورت پڑتی ہے اگر چوتھے دن بھی رکے تو ۲۱ر کنکریاں اور چاہئیں، اسلئے ستر کنکریاں چن لیں، کچھ زائد بھی لے لیں اگر کوئی کنکری صحیح جگہ نہ گری تو ضرورت پڑ جائیگی، بچ جائے تو کہیں پاک جگہ ڈالدیں دفن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تیسرادن ۱۰ر ذی الحجہ:

۱۰ر ذی الحجہ کو بعد فجر وقوف مزدلفہ کرکے طلوع شمس سے پہلے منیٰ کیلئے روانہ ہوجائیں، مزدلفہ کی سرحد منیٰ سے ملی ہوئی ہے، مزدلفہ میں بسوں کا انتظار بہت مشکل ہوتا ہے اسلئے ہوسکے تو پیدل منیٰ آجائیں، منیٰ پہونچ کرسب سے پہلا کام آخری جمرہ (بڑے شیطان) کوکنکری مارنا ہے سات کنکریاں سات بار میں مارے ایک ہی بار میں ساتوں نہ مارے ورنہ چھ اور مارنی ہوگی کنکریوں کے چھوٹنے سے کبھی دم بھی لازم ہوسکتا ہےاورکنکری مارنے کے ساتھ یہ دعاپڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْماً لِلشَّيْطٰنِ وَرِضىً لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجاً مَبْرُوْراً وَسَعْياً مَشْكُوْراً وَذَنْباً مَغْفُوْراً** سات کنکری سے زیادہ نہ مارے البتہ اگر شک ہوگیا ہوتو مارسکتا ہے اور جوتے چپل سے نہ مارے۔

حج کے مواقع میں تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں اور رمی شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف

کردیں اور ایام تشریق میں تکبیر تشریق کی پابندی کریں۔

اگر صرف حج کا احرام باندھا ہے تو کنکری مارنے کے بعد سر کا حلق یا قصر کرا کر احرام کھولدیں، مستورات کے لئے حلق جائز نہیں ہے اسلئے وہ بالوں کو جمع کر کے چوٹی سے انگلی کے برابر بال کاٹ لیں کہ ہر بال کٹ جائے اور اگر حج وعمرہ کا ساتھ احرام باندھا ہے یعنی قران کیا ہے یا عمرہ سے فارغ ہوکر حج کا احرام باندھا ہے (اور تمتع کیا ہے) تو پہلے قربانی کریں اس کے بعد سر کے بال کٹائیں یا منڈائیں (مردوں کے لئے حلق افضل ہے) کنکری مارنے اور قربانی کرنے اور حلق یا قصر میں ترتیب عندالاحناف واجب ہے بشرطیکہ قران یا تمتع کیا ہو، لوگوں کی دیکھا دیکھی بلا تحقیق کوئی عمل نہ کریں، بعض جمرات کے قریب قینچی لئے بال کترنے کو کھڑے رہتے ہیں بلا قربانی کئے بال ہرگز نہ کٹوائیں، بالوں کے کٹوانے یا حلق کرانے کے بعد بیوی کے علاوہ سب ممنوعات احرام کی پابندی ختم ہوگئی اور طواف زیارت کے بعد بیوی بھی حلال ہوجائیگی۔

خود جانور خرید کر قربانی کرنی وہاں آسان نہیں ہے ہندوستان کے لوگ وہاں قربانی کا نظم کرتے ہیں کسی معتبر فرد کو وکیل بنائیں جب وہ اطلاع دے کہ قربانی ہوگئی تب بال کٹوائیں یا منڈائیں، ایسے لوگوں کو وکیل نہ بنائیں کہ پتہ ہی نہ چل پائے کہ قربانی ہوگئی یا نہیں۔

قربانی اور حلق سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ کا رخ کریں اور وہاں پہونچ کر پہلے باوضو طواف زیارت کریں اور تین چکروں میں رمل کریں یعنی سینہ تان کر مونڈھوں کو حرکت دیتے ہوئے قدم قریب قریب رکھ کر ذرا تیز بہادرانہ چال چلیں اور ساتوں چکروں میں اضطباع کریں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں کہ داہنا کندھا کھلا رہے بشرطیکہ اس کے بعد سعی کرنی ہو، اور طواف کو حجر اسود سے شروع کریں، پہلے طواف کی نیت کریں کہ یا اللہ میں آپ کی رضا کیلئے طواف زیارت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما، پھر حجر اسود کے سامنے پہونچ کر نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھا کر ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کیطرف کریں اور یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پھر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں اور حجر اسود کو بوسہ دے سکیں تو بوسہ دیں ورنہ دونوں ہتھیلیوں کو اس طرف کر کے اپنے ہاتھوں کو بلا آواز بوسہ دیں بوسہ

دیتے وقت یہ پڑھیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اس کے بعد داہنی طرف جدھر بیت اللہ کا دروازہ ہے چلیں سکون وقار کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے نگاہیں نیچی کئے ہوئے چلیں (اور کعبہ کی طرف نگاہ نہ کریں) اور حطیم کے باہر سے طواف کریں رکن یمانی پر پہونچ کر اس کو ہاتھ لگا سکیں تو ہاتھ لگائیں مگر بوسہ نہ دیں اس کا خیال رہے کہ اس وقت سینہ اور قدمین کعبہ کی طرف نہ ہوں، اگر اس کو ہاتھ نہ لگا سکتے ہوں تو آگے چل دیں، جب حجر اسود کے پاس پہونچیں تو اس کو بوسہ دیں اسی طرح ہر چکر میں کریں سات چکر کے بعد طواف پورا ہوگا، پہلا اور آٹھواں بوسہ سنت مؤکدہ ہے، حجر اسود پر خوشبو لگا دیتے ہیں احرام کی حالت میں احتیاط کریں۔

طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَاللّٰہ پڑھیں اگر وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کہیں بھی پڑھ لیں یا حدود حرم میں کہیں پڑھ لیں، طواف کے بعد ملتزم (حجر اسود اور دروازہ کے درمیان کی جگہ) چمٹ کر دعا کریں یہاں دعا ضرور قبول ہوتی ہے، لیکن اگر احرام پہنے ہوئے ہوں تو وہاں چمٹ کر دعا نہ کریں اسلئے کہ وہاں خوشبو لگی ہوتی ہے طواف سے فارغ ہوکر زمزم پئیں، اسوقت جو دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے، طواف زیارت دسویں تاریخ سے ۱۲ رکی شام تک کسی وقت کر سکتے ہیں، پہلے دن افضل ہے، تیسرے دن پر ٹالنے میں دھوکہ ہو ہی جاتا ہے، طواف سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کا استلام کریں اور صفا پہاڑی کی طرف چلیں، اور وہاں پہونچ کر یہ دعا پڑھیں اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ تَعٰلیٰ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ صفا پر اتنا ہی چڑھیں جس سے بیت اللہ شریف نظر آجائے، زیادہ چڑھنا مکروہ ہے، اس کے بعد قبلہ رخ ہوکر سعی کی نیت کریں یا اللہ میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما یا پھر صفا سے مروہ کی طرف چلیں اور جب سبز لائٹ کی جگہ پہونچیں تو دوسری لائٹ تک بہت ہلکی دوڑ لگائیں اس کے بعد سکون و وقار سے چلیں، عورتیں دوڑ نہ لگائیں اور یہ دعا کریں رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اس کے علاوہ جو جی چاہے دعا کریں، سات چکر سعی کریں پہلا چکر صفا سے مروہ دوسرا مروہ سے صفا تیسرا صفا سے مروہ چوتھا مروہ سے صفا اور پانچواں صفا سے مروہ چھٹا مروہ سے صفا اور ساتواں صفا سے مروہ یہ سات

چکر ہوگیا، صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کردے، اور صفا و مروہ دونوں پر رو بہ قبلہ جبکہ ہاتھ پھیلا کر تکبیر و تہلیل درود و دعا کرتا رہے، سعی کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

طواف زیارت، قربانی اور حلق سے پہلے بھی کرسکتا ہے اس میں ترتیب نہیں، جو لوگ وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مقیم ہوتے ہیں ان پر شرائط پائے جانے پر بقرعید والی قربانی بھی واجب ہوتی ہے، قران اور تمتع کی قربانی سے یہ واجب ادا نہ ہوگا قران و تمتع کی قربانی تو دم شکر ہے جو حج اور عمرہ کو اکٹھا کرنے کی وجہ سے لازم ہوتی ہے۔

چوتھا دن ۱۱ر ذی الحجہ:

چوتھے دن یہ کام کرنے ہیں (۱) پہلے پہلے جمرہ کی پھر دوسرے کی پھر تیسرے کی سات سات کنکریوں سے زوال آفتاب کے بعد سے غروب تک رمی کرنا، اگر کسی وجہ سے غروب تک نہ کرسکا تو صبح صادق سے پہلے تک کرلے (۲) اگر طواف زیارت نہ کیا ہو تو طواف زیارت کرلے (۳) رات میں منیٰ میں قیام کرے۔

دوسرے اور تیسرے دن زوال سے پہلے رمی کرنا درست نہیں ہے، عورتوں کے لئے رات میں کنکری مارنا مکروہ نہیں ہے اسلئے اگر دن میں نہ کرسکیں اور رات میں کرسکتی ہوں تو نائب بنانا درست نہیں ہے کنکری اس طرح ماریں کہ دائرہ میں گرجائے باہر گرے گی تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

پہلے اور دوسرے جمرہ کو کنکری مارنے کے بعد کنارے ہٹ کر دعا کرنا مسنون ہے اور تیسرے جمرہ کو کنکری مارنے کے بعد دعا کرنا مسنون نہیں ہے اسلئے کنکری مار کر آگے بڑھیں۔

پانچواں دن ۱۲ر ذی الحجہ:

۱۲ر ذی الحجہ کو بھی تینوں جمرات کو کنکری مارنی ہے اور پہلے دو کو مارنے کے بعد دعا کرنی ہے اور تیسرے کے بعد بلا رکے چل دینا ہے۔

۱۲ر ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ کیلئے نکل پڑیں البتہ اگر کوئی

عذر ہو یا خواتین ساتھ ہوں تو غروب کے بعد بھی کنکری مارنے کے بعد نکل سکتے ہیں، لیکن اگر صبح صادق تک رک گئے تو ۱۳؍تاریخ کو زوال کے بعد رمی کرنے کے بعد ہی نکل سکتے ہیں اسلئے کہ صبح صادق تک رک جانے کی وجہ سے تیرہویں تاریخ کو کنکری مارنا ضروری اور واجب ہوگیا۔ اگر ۱۱؍کو طواف زیارت نہ کیا ہوتو ۱۲؍کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے کرلیں۔

حج کا سب سے اہم رکن عرفات میں وقوف ہے اور دوسرا رکن طواف زیارت ہے وقوف عرفہ چھوٹنے سے حج فوت ہوجاتا ہے مگر طواف زیارت کے چھوٹنے سے بعد میں کرلینے سے فریضہ ادا ہوجاتا ہے البتہ دم واجب ہوتا ہے۔

واپسی سے پہلے باہر والوں کے لئے طواف وداع (رخصتی کا طواف) واجب اور ضروری ہے اگر چھوڑ دیگا تو دم لازم ہوگا (اور میقات کے اندر والوں کے لئے مستحب ہے)

البتہ اگر طواف زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کرلیا ہے تو وہ اس کے قائم مقام ہوجاتا ہے جو عورت واپسی کے وقت ناپاکی کی حالت میں ہو اس سے طواف وداع ساقط ہوجاتا ہے وہ بلا طواف وداع کئے گھر واپس آسکتی ہے۔ اگر حاجی ازدحام کی وجہ سے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے احرام باندھ کر نفلی طواف کرکے سعی کرلے تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں اور ایسا کرنا بلا کراہت جائز ہے، افضل بعد میں کرنا ہے۔

انتباہ: حج کے ایام میں اللہ کی یاد میں لگا رہے جاہلیت کے لوگ ان ایام کو اپنے باپ داداؤں کے تذکرے اور تفاخر اور شعر شاعری میں صرف کردیا کرتے تھے۔

نیز قرآن نے اشارہ کیا کہ صرف دنیا کے واسطے دعا نہ کریں جس طرح بعض لوگ کرتے ہیں اور کہتے ہیں رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً بلکہ ان لوگوں کا طریقہ اختیار کیا جائے جو دنیا اور آخرت کی بھلائی اس طرح مانگتے ہیں رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ صرف دنیا کی دعا میں پڑے رہنا اور اُخروی امور کی دعا نہ کرنا انتہائی غفلت اور ان دنیا دار لوگوں کا طریقہ ہے جن کی طرف قرآن کا اشارہ ذکر کیا گیا کہ صرف رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کہہ کر صرف دنیا کی بھلائی اور دنیا مانگتے ہیں۔

مفتی محمد اجود اللہ پھولپوری۔ مدیر اعلیٰ

درس حدیث شریف

(قسط۔۲)

أَلْـفَتَّــاح: مشکل کشا، فجر کے بعد سینے پر ہاتھ باندھ کر ستر مرتبہ پڑھنے سے دل کا زنگ دور ہوجاتا ہے، **أَلْعَلِیْم:** بہت جاننے والا، کثرت سے پڑھنے پر مغفرت کا دروازہ کھل جاتا ہے، **أَلْقَابِضُ:** ہر چیز کا روک دینے والا، روٹی کے چار ٹکڑوں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھانے والا بھوک اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، **اَلْبَاسِطُ:** ہر چیز کا کھولنے والا، سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر دل میں دس بار اس اسم کو پڑھ کر منھ پر ہاتھ پھیرنے والا مخلوق سے مانگنے کی ذلت سے بچا رہتا ہے، **أَلْـخَـافِضُ:** پست کرنے والا، جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں ستر بار اسے پڑھے تو دشمن پر فتح مقدر ہوگی، **أَلـرَّافِعُ:** بلند کرنے والا، ہر مہینہ کی چودھویں رات کے نصف میں اسے سو بار پڑھنے والا تونگر اور مخلوق سے بے نیاز ہوجاتا ہے، **أَلْـمُعِزُّ:** عزت دینے والا، دوشنبہ یا جمعہ کو مغرب کے بعد ایک سو چالیس مرتبہ اس اسم کو پڑھنے والا لوگوں کی نظر میں پر ہیبت اور اللہ کے علاوہ ہر کسی کے خوف سے آزاد ہوجاتا ہے، **أَلْمُذِلُّ:** ذلیل کرنے والا، اس اسم کو اگر پچھتر بار پڑھ کے سجدہ میں جا کر کہے، اے اللہ فلاں ظالم کے شر سے محفوظ رکھ تو اس ظالم کے شر سے اللہ تعالی اس کی حفاظت کے فیصلہ فرمادیں۔ **السمیع:** بہت سننے والا، **البصیر:** بہت دیکھنے والا، جو شخص جمعرات کو نماز چاشت کے بعد بغیر بات کئے ہوئے پانچ سو مرتبہ السمیع پڑھ کر دعاء مانگے گا تو اس کی دعاء قبول ہوتی ہے، **الحکم:** مخلوقات کا حاکم، **العدل:** منصف، جو شخص جمعہ کے دن بیس لقموں پر العدل لکھ کر کھالے تو اللہ تعالی مخلوقات کو اس کا مطیع وفرمانبردار بنادیتا ہے، **اللطیف:** مہربان، باریک بیں، جو شخص فقر وفاقہ یا بیماری میں مبتلا ہو یا لڑکی کیلئے رشتہ نا ملنے پر پریشان ہو تو اس اسم کو باوضو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد اپنے مطلب کی غرض سے سو بار پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے آسانی کا معاملہ فرماتے ہیں، **الخبیر:** خبر رکھنے والا، خواہشات نفسانی کا اسیر اگر اسے کثرت سے پڑھے تو اللہ تعالی اسے چھٹکارا عطا فرمادیتے ہیں، **الحلیم:** نہایت بردبار، جو شخص اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر دھوئے اور اس پانی کو کھیت میں

چھڑک دے تو اللہ تعالی اس کی کھیتی کو آفات سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔ **العظیم**: عظیم و برتر، جو شخص اس اسم کو بلا ناغہ جس قدر ہو سکے پڑھتا رہے تو لوگوں کی نظروں میں عزیز اور بزرگ ہو جاتا ہے، **الغفور**: بہت بخشنے والا، حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے میں **یا رب اغفر لی** تین بار کہے تو اللہ تعالی اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، **الشکور**: بڑا قدر شناس، اگر کسی شخص کی آنکھ میں تکلیف ہو تو اس اسم کو ۴۱/مرتبہ پانی پر دم کر کے پی لے اور آنکھ پر لگالے تو اللہ تعالی اس کو شفا دیتے ہیں، **العلی**: بہت اونچا، جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یا اپنے پاس لکھ کر رکھ لے اگر فقیر ہوگا تو اللہ تعالی اس کو مالدار کر دیں گے، **الکبیر**: بڑا بزرگ، جو شخص اس کو کثرت سے پڑھے وہ عالی مرتبت بن جائے، **الحفیظ**: محافظ، نگہبان، جو شخص ڈوبنے یا جلنے کا خوف رکھتا ہو یا بری نظر سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے ان شاء اللہ ان تمام سے مامون رہے گا، **المقیت**: مخلوقات کو قوت یعنی روزی پہنچانے والا، اگر کوئی خود غریب ہو یا بچہ بہت روتا ہو تو اس اسم کو خالی پیالی میں سات مرتبہ پڑھ کر دم کر لے پھر اس میں پانی ڈال کر پی لے یا پلا دے تو اللہ تعالی آسانی کا معاملہ فرمائیں گے، **الحسیب**: حساب لینے والا، جو شخص چور، دشمن یا برے ہمسائے سے ڈرتا ہو تو آٹھ دن تک صبح و شام ۷۷/بار **حسبیَ اللہُ الحسیبُ** پڑھے اور جمعرات سے شروع کرے تو اللہ تعالی ان تمام کے شر سے محفوظ رکھے گا، **الجلیل**: بزرگی والا، جو شخص اس اسم کو مشک اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا دھو کر پیے تو اللہ تعالی اس کی عظمت میں اضافہ کر دیں، **الکریم**: بڑا سخی، جو شخص اپنے بستر پر اس اسم کو کہتے کہتے سو جائے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں "**اکرمکَ اللہُ**" اللہ تجھے مکرم و معظم کرے، **الرقیب**: بڑا نگہبان، جو شخص اپنے بیوی بچے اور اپنی دولت کے پاس اسے سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو دشمن اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے، **المجیب**: دعا قبول کرنے والا، جو شخص اس کو کثرت سے پڑھتا ہے پھر دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے، **الواسع**: کشادگی دینے والا، جو شخص اس اسم کو پڑھتا ہے اللہ تعالی اسے قناعت اور برکت عطا فرماتے ہیں، **الحکیم**: بڑی حکمت والا، جس شخص کو کوئی کام پیش آئے اور وہ پورا نہ ہو سکے تو اس اسم کو پڑھتا رہے ان شاء اللہ کام پورا ہو جائے گا، **الودود**: بہت محبت رکھنے والا، اگر میاں اور بیوی کے درمیان جھگڑا ہو تو اس کو ایک ہزار بار پڑھ کر کھانے پر دم کر دیں ان شاء اللہ دونوں میں موافقت ہو جائے گی۔

☆☆☆

مولانا ابن الحسن قاسمی استاذ مدرسہ ہذا

برصغیر کا تفسیری ارتقا

مفسرین حروف مقطعات کی مختلف توجیہیں کرتے ہیں، آپ کی بھی توجیہ ملاحظہ ہو، انھوں نے ''الم'' کے سلسلہ میں پہلے تو یہ عام بیان نقل کیا ہے کہ یہ ان متشابہات میں سے ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، پھر لکھتے ہیں:

بعض مفسرین کے نزدیک یہ مفتاح اسمائے الٰہی ہیں، الف اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو الف کی طرح ہونا چاہئے کہ وہ حرکت اور نقطہ قبول نہیں کرتا اسی طرح بندہ کو بھی چاہئے کہ وہ غیر اللہ کی محبت قبول نہ کرے، جس طرح الف کسی حرف سے نہیں ملتا اسی طرح اس کا دل بھی ماسوا سے نہ ملے، جس طرح الف سیدھا ہے اسی طرح بندہ بھی اللہ کی عبادت میں مستقیم رہے، اس کا دل نہ طلب دنیا کی طرف مائل ہو نہ طلب جنت کی طرف۔ لام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بندہ کا دل نرم ہونا چاہئے کہ محبت حق کو قبول کر سکے اور کفار کے دلوں کی طرح سخت نہ ہو اور میم یہ بتاتا ہے کہ بندہ اپنے رب کے موافق اور اس کے اوامر کا مطیع ہو۔ یہ تمام اقتباسات ڈاکٹر محمد سالم قدوائی کی کتاب ''ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں: ۲۴ تا ۲۷ سے ماخوذ ہیں، الغرض پوری تفسیر اسی طرح کے لطائف وظرائف اور تصوف کے اسرار ونکت پر مشتمل ہے۔

[۵] اس تفسیر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اکابر صوفیہ، مثلاً: ابن عطا، حسن بصری، علامہ دینوری، امام قشیری، جلال الدین رومی، شمس تبریزی اور شیخ سعدی کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔

[ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں: ۲۶]

بعض تذکرہ نگاروں نے کاشف الحقائق اور تفسیر محمدی مصنفہ محمد بن احمد بن نصیر میاں جیو کو ایک ہی تصنیف قرار دیا ہے، یہ صحیح نہیں ہے، اسی طرح ڈاکٹر محمد سالم نے کاشف الحقائق کے مصنف کا نام شیخ احمد تھانیسری [متوفی: ۸۲۰ھ/ ۱۴۱۷ء] بتایا ہے یہ بھی غلط ہے، صحیح یہ ہے کہ اس کے مصنف محمد بن احمد الشریحی الکندی ثم التھانیسری الکجراتی المار یکلی ثم الدہولی الملقب بہ کمال الدین زاہد ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مولانا ظفر علی خان رام پوری کا مقالہ 'تفسیر کاشف الحقائق۔ [تذکرہ مفسرین ہند: ۶]

جواہرالقرآن

''جواہرالقرآن'' ہندوستان کی قدیم تفسیروں میں ہے،اس کے مصنف شیخ ابوبکر اسحاق بن تاج ملتانی ہیں،شیخ آٹھویں صدی ہجری کے ایک حنفی المذہب صوفی اور عالم تھے اوراپنی کنیت ''ابن التاج'' سے مشہور تھے،آپ کو سلطان محمد تغلق سے قرب واختصاص حاصل تھا،جب تک سلطان ملتان میں مقیم رہا،آپ اس کے انعام واکرام سے بہرہ مند ہوتے رہے،پھر جب وہ دہلی آیا تو آپ بھی اسی کے ساتھ دہلی آگئے۔آپ کی وفات ۷۳۶ھ/ ۱۳۳۵ء میں ہوئی،آپ کی کئی تصنیفات ہیں،ان میں سے بعض کے قلمی نسخے برلن لائبریری میں موجود ہیں،ان کی تفسیر جواہرالقرآن کو خاص اہمیت حاصل ہے،یہ عربی زبان میں قرآن کی مکمل تفسیر ہے،اس کا خلاصہ بھی خود مصنف نے خلاصۃ جواہرالقرآن کے نام سے تیار کیا،اصل تفسیر کا تو کہیں پتہ نہیں چلتا،البتہ خلاصہ کا ایک نسخہ برلن لائبریری میں موجود ہے۔

خصوصیات:

اس تفسیر کی نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

[۱] اس تفسیر کا بیشتر مواد امام غزالی کی تفسیر ''جواہرالقرآن'' سے ماخوذ ہے۔

[۲] اس تفسیر کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مشکل الفاظ کے معانی ذکر کئے گئے ہیں۔

[۳] بعض لفظوں کا فارسی ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

[۴] اس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں اورآیتوں کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔[تذکرہ مفسرین ہند:۱۶]

تفسیر ملتقط

یہ تفسیر بھی ہندوستان کی تفسیروں میں سے ہے اورعربی زبان میں دوجلدوں میں ہے،اس کے قلمی نسخے انڈیا آفس لندن اورناصریہ کتب خانہ لکھنؤ میں محفوظ ہیں،اس تفسیر کے مصنف مشہور بزرگ سید محمد گیسودراز ہیں،خواجہ بندہ نواز اورخواجہ گیسودراز سے مشہور ہیں،۴/رجب ۷۲۱ھ/ جولائی ۱۳۲۱ء کو دہلی میں

پیدا ہوئے، ۷۲۸ھ میں جب سلطان محمد تغلق نے تمام دہلی والوں کو پایہ تخت دولت آباد جانے کا حکم دیا تو اپنے والد کے ساتھ آپ بھی دولت آباد منتقل ہو گئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، ان کے انتقال کے بعد اپنے نانا کی آغوش تعلیم وتربیت میں آ گئے، نانا کے انتقال کے بعد والدہ ان کو لے کر دہلی آ گئیں اور دہلی میں ہی تعلیم مکمل ہوئی، انیس سال کی عمر میں علوم متداولہ سے فارغ ہو گئے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی [متوفی: ۷۵۷ھ] سے بہت متاثر تھے، طالب علمی ہی کے زمانہ میں ان سے بیعت ہو گئے تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ۶۵ رسال تک دہلی میں مقیم رہ کر خلق خدا کو فائدہ پہنچاتے رہے، ۸۰۱ھ/ ۱۳۹۸ء میں تیموری حملہ کے دوران مجبوراً اپنے اہل وعیال کے ساتھ دہلی سے نکل کر دکن گلبرگہ میں اقامت پذیر ہو گئے، یہیں کے قیام کے دوران ۱۶رذی القعدہ ۸۲۵ھ/ یکم نومبر ۱۴۲۲ء کو دوشنبہ کے دن اشراق وچاشت کے درمیان ایک سو چار سال سے زائد کی عمر میں وفات پائی۔ دہلی اور گلبرگہ میں خلق خدا کو آپ کی ذات سے بہت نفع ہوا، شیخ نصیر الدین کے انتقال کے بعد آپ ہی ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ آپ کو تفسیر سے خاص شغف تھا، تفسیر کے موضوع پر آپ کی کئی تصانیف کا تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے۔

آپ صاحب تصنیف بزرگ تھے، آپ سے پہلے چشتیہ سلسلے کے بزرگوں نے تصنیف وتالیف کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی تھی، آپ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اس جانب توجہ کی اور تفسیر وحدیث، فقہ واصول فقہ اور ادب میں ۱۲۵ر سے زائد کتب اور رسالے تصنیف کئے۔ آپ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اخبار الاخیار، نزہۃ الخواطر، سیر محمدی، تذکرہ مفسرین ہند۔

آپ کی تصنیفات میں تفسیر ملتقط خاص اہمیت کی حامل ہے، یہ صوفیانہ انداز کی تفسیر ہے، دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد سورہ فاتحہ سے سورہ کہف تک اور دوسری سورہ مریم سے اختتام قرآن تک ہے، اب تک اس کے دو قلمی نسخے دریافت ہو سکے ہیں، پہلی جلد کا ایک نسخہ ناصریہ کتب خانہ لکھنؤ میں ہے اور انڈیا آفس کی لائبریری میں پہلی جلد کے دو نسخے اور دوسری جلد کا ایک نسخہ نہایت بوسیدہ حالت میں موجود ہے، اسی بوسدگی کی بنا پر انڈیا آفس کے فہرست نگار اوٹولوتھ کو ان جلدوں کے مصنف کے بارے میں اشتباہ ہوا ہے کہ اس کے مصنف گیسو دراز ہیں یا کوئی اور؟ لیکن ناصریہ کتب خانے والے نسخہ سے یہ اشتباہ ختم ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس کے آخر میں لکھا ہے:

تم المجلدالاول من تفسیر الملتقط تصنیف سید محمد گیسودراز قدس الله سره العزیز.

خصوصیات:

ذیل میں اس تفسیر کی خصوصیات لکھی جاتی ہیں:

[۱] پورے قرآن کی تفسیر صوفیانہ نقطہ نظر سے کی گئی ہے،صوفیا کے اقوال کثرت سے نقل کئے گئے ہیں،لیکن اس طرح کہ شریعت سے انحراف لازم نہ آئے۔چناں چہ مصنف سورۃ الحجر کی آیت:

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِىَ . [حجر:۱۹]اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور رکھ دیئے اس پر بوجھ۔کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نفوس عابدین ارض عبادت،قلوب عارفین ارض معرفت اور ارواح مشتاقین ارض محبت ہیں، امید وبیم پہاڑ ہیں،کہا جاتا ہے کہ اولیا اوتاد ارض ہیں اور جن کے ذریعہ اللہ مخلوق سے بلاؤں کو دور کرتا ہے وہ غیاث عالم ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ علما پہاڑ ہیں جن سے شریعت کا قیام وبقا ہے،علما اصول دین کے اور فقرا نظام شریعت کے قیام کا باعث ہیں۔[ہندوستانی مفسرین]

معراج کے سلسلہ میں خاصی تفصیل سے لکھا ہے،لفظ ”اسری“ پرطویل بحث کے بعد لکھتے ہیں:

اسرا کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، ہمارے نزدیک صحیح ترین بات یہ ہے کہ ایک بار جسم وروح کے ساتھ معراج ہوئی اور دوسری بار صرف روح کے ساتھ۔[ہندوستانی مفسرین:۳۳]

[۲] ایسا لگتا ہے کہ مصنف نظریہ وحدۃ الوجود کے قائل اور موئد تھے،جگہ جگہ اس نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے۔ایک جگہ صوفیا سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں: تجلی بالتمثیل ایک ایسی ذات کا ظل ہے جس کی نہ کوئی شکل ہے نہ مثل اور ظل شخص کا تابع اور عکس ہے، بلکہ عکس کا عکس ہے،پس اے محقق صوفیو! تم فعل ظل کا جو کچھ مشاہدہ کرتے ہو وہ بعینہ فعل اصل ہے۔[ہندوستانی مفسرین:۳۴]

[۳] مصنف نے عام طور پر تفسیر کو تین عنوان کے تحت بیان کیا ہے:

[۱] حقائق [۲] لطائف [۳] الملتقط

مصنف حقائق کے تحت پہلے تو آیت اور اس کی ضروری تشریح بیان کرتے ہیں، پھر الملتقط کے تحت اس کی مکمل تفسیر ہوتی ہے جس میں الفاظ ومعانی پر پوری بحث ہوتی ہے،اس سلسلہ میں جگہ جگہ اشعار بھی ثبوت کے لئے پیش کرتے ہیں،لطائف کے تحت الفاظ یا اس کی تشریح سے متعلق کوئی واقعہ یا قصہ ہوتا

ہے تو اسے بیان کرتے ہیں، اسی طرح پوری کتاب میں حقائق ومعارف بیان کرتے چلے گئے ہیں۔

[۴] تفسیر کے ضمن میں لغت اور عربی قواعد سے جگہ جگہ بحث کی گئی ہے اور اس انداز سے تفسیر کی گئی ہے کہ پڑھنے والا بڑی آسانی سے عربی لغت وقواعد سے واقف ہوتا جاتا ہے۔

[۵] جگہ جگہ فرق باطلہ معتزلہ وغیرہ کی تردید بھی کی گئی ہے۔سورہ صافات کی آیت: **واللہ خلقکم وماتعملون.** [صافات:۹۶] اور اللہ نے تم کو اور جو تم کرتے ہو پیدا کیا۔کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تم کو پیدا کیا اور جو تم عمل کرتے ہو اس کا بھی وہی خالق ہے، وماتعملون میں ما کو مصدر یہ ماننے کی صورت میں یہ مفہوم ہوگا کہ تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا اور اس کو موصولہ ماننے کی شکل میں یہ مطلب ہوگا کہ تم کو تمہارے اعمال کے ساتھ پیدا فرمایا، اہل تحقیق اور موحدین کا یہی قول ہے۔[ہندوستانی مفسرین] پھر اس کے بعد مصنف نے اس تفسیر کی روشنی میں معتزلہ کے اس خیال کی تردید کی ہے کہ بندوں کے افعال کا خالق خدا نہیں ہے۔

[۶] تمام آیات کی تفسیر کے ساتھ ساتھ ضروری باتوں کی توضیح وتشریح بھی اس طور پر کرتے گئے ہیں کہ تصوف کے اہم نکات بھی آ گئے ہیں۔سورہ ابراہیم کی آیت: **اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ كَلِمَةً طَيِّبَةً.** [ابراہیم:۲۴] کی تفسیر میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

اللہ نے ایمان اور معرفت باللہ کی یہ مثال بیان کی ہے، جڑ تو ایمان ہے، اعمال صالحہ شاخیں ہیں، اخلاق جمیلہ پتے اور حلاوت طاعت اور لذات خدمت اس کے پھل ہیں، حلاوت عابدین کی، بسط عارفین کی، لوعۂ ضمیر مریدین کی، انس محبین کی اور قلق وہیجان مشتاقین کی صفت ہے۔[ہندوستانی مفسرین:۳۴]

[۷] اس میں تفسیری انداز کم ہے، تاہم زبان کے رموز اور تشبیہات کا استعمال اچھے انداز میں ہوا ہے، جنہیں زبان سے دلچسپی اور مسائل تصوف سے شغف ہو ان کے لئے یہ تفسیر بہت مفید اور خاصے کی چیز ہے۔

[۸] جابجا صوفیا اور مشائخ کے اقوال کے ساتھ ساتھ علماء سلف مثلا: حریری، واسطی اور خازن وغیرہ کی عبارتیں اور اقوال نقل کئے گئے ہیں، بہر حال یہ تفسیر اس نقطہ نظر سے بڑی اہم ہے کہ اس میں ایک عظیم بزرگ کی علمی کاوشوں کا سرمایہ جمع ہے جو ان کی صلاحیتوں اور اعلی ذہنی خوبیوں کا بین ثبوت ہے۔

☆☆☆

مولانا محبوب عالم قاسمی استاذ حدیث مدرسہ ہذا

قوم مذہب سے ہے

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے، مسلمان ایک آفاقی قوم ہے، قوموں کی زندگی میں عروج وزوال کی تاریخ بہت قدیم ہے، عظمت وعزت کے تخت پر فائز قوم بھی ذلت وپستی کے قعر عمیق میں گرتی ہے، جاہ وجلال کے اقتدار پر براجمان قوم بھی ادبار وغلامی کا طوق پہننے پر مجبور ہوجاتی ہے، یہ داستان جتنی قدیم ہے اسی قدر کربناک والمناک بھی ہے، افراد اور جماعت کے ساتھ یہ سلسلہ اس وقت سے جاری ہے جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے اس کے باوجود مایوسی اور ناامیدی کی اسلام کے پرستاروں اور ایک معبود کو ماننے والوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے، جانوں کا نذرانہ، مال کی قربانی، گھر کی تباہی املاک کی بربادی، اولاد کی ہلاکت، جگر گوشوں کی شہادت، معصوموں کی چیخوں نے قوم مسلم کو کبھی پست ہمت اور خوفزدہ اور ہراساں نہیں کیا ہے ؎

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

دین حق کے علمبرداروں کو ہر دور میں ٹارگیٹ کیا گیا، شمع توحید کو ہر زمانے میں بجھانے کی ناکام کوشش کی گئی، مسلمانوں کو ہمیشہ ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا مگر دشمن کی خواہش نہ پہلے پوری ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی پوری ہوگی ان شاء اللہ۔ مسلمانوں نے اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت اپنی جان ومال سے زیادہ کیا ہے؟ مسلمانوں کی اصلی زندگی اس کے دین ومذہب سے وابستہ ہے اس نسبت وتعلق کو ختم کرنے، کمزور کرنے، دبانے، مٹانے والے مٹ گئے۔

اسلام کے قلب وجگر پر بہت بڑے بڑے حملے ہوئے اور آج بھی ہورہے ہیں، یہ سب طاغوتی ٹولے شکست کھائیں گے، ناکام ہوں گے، خائب وخاسر ہوکر رہیں گے، ان شاء اللہ۔

لیکن ہماری غفلت وکوتاہی کا دور کیسے ختم ہوگا؟ ہم کب بیدار ہوں گے؟ ہم کو جوش جنوں کب

حاصل ہوگا؟ ہمارے لہوولعب، کھیل کود، شراب وکباب، عیش وطرب، کا مشغلہ کب چھوٹے گا؟ ایک طرف بارش کے پانی، کیچڑ میں معصوم بچہ درخت کا پتہ اور گھاس کھا کر پیٹ کی آگ بجھا رہا ہے، دوسری طرف ہمارے نوجوان مشاعرہ، ٹورنامنٹ، پر لاکھوں روپئے لٹا کر بے حیائی، فحاشی کو فروغ دے رہے ہیں، عذاب الٰہی کو دعوت دینے کی ہمت وجرأت ہمارے اندر ایسے ماحول میں کیسے پیدا ہو رہی ہے؟ شریعت سے دوری، دین سے بیزاری، علماء سے نفرت کا انجام بہت خطرناک اور سنگین ہوتا ہے، دولت کا نشہ اترنے میں دیر نہیں لگتی ہے، جوانی کی من مانی کو فنا ہونے میں ایک جھٹکا کافی ہوتا ہے، حالات بدلنے کے لیے اپنی روش کو بدلنا پڑے گا، عظمت رفتہ حاصل کرنے کے لیے ریاضت ومجاہدہ کا خوگر بننا پڑے گا، طوفان کا رخ موڑنے کے لیے چٹانوں سے ٹکرانے کا حوصلہ پیدا کرنا پڑے گا، اسلامی حمیت، دینی غیرت، عشق نبویؐ سے اپنے قلب ونظر، فکر وخیال کو آراستہ کرنا پڑے گا، عزم محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم کا پیکر بن کر دنیا کو منور ودرخشاں کرنے کا یہی وقت ہے جب جب تاریکی بڑھتی ہے ظلمتوں کا راج ہونے لگتا ہے۔ اسی وقت اسلام کے دیوانوں، نبی کے جانبازوں کو میدان میں نکل کر یہ اعلان کرنا ضروری ہو جاتا ہے ۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو　　　خوف باطل کیا کہ ہے غارت گر باطل بھی تو

پھر ایک انقلاب آتا ہے، تاریکی کا بادل چھٹ جاتا ہے، ظالم کو راہ فرار نہیں ملتی ہے، دبے کچلے لوگ ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، کمزوروں کو سکون کی زندگی ملتی ہے، مغلوب کو غلبہ حاصل ہوتا ہے، تاتاریوں کی یورش نے اسلام کو مٹانے کی اپنی پوری طاقت وقوت لگا دیا تھا، اکبر بادشاہ نے دین الٰہی کا اعلان کر کے ایک نیا مذہب بنا دیا تھا، حرام کو حلال کر دیا گیا تھا، سورج کی پوجا شروع کر دیا تھا، مگر اللہ نے اس کی تمام سازشوں کو ناکام کر دیا، وہ بھی فنا ہو گیا اس کا دین الٰہی بھی مٹ گیا، تاتاری بھی مٹ گئے، اور اسلام کے ترجمان وپاسبان بن گئے ۔

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے　　　پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اب اگر ہم نہیں جاگے، غفلت کا پردہ نہیں چاک کیا، عیش ومستی کو نہیں چھوڑا تو اللہ کو ہماری کوئی پرواہ نہیں ہے، وہ بے نیاز ہے، دوسری قوم کو پیدا کرے گا جو دین کا درد، ملت کا غم، لے کر دنیا پر چھا جائیں گے اور فتح یاب ہو کر رہیں گے۔

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں ہم بھی نہیں　　　جذبِ باہم بھی نہیں محفل انجم بھی نہیں

مولانا عبد الہادی صاحب قاسمی استاذ مدرسہ ہذا

چندروز خطۂ بہار میں

۱ر رجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۳ر جنوری ۲۰۲۳ء بروز سنیچر ایک مختصر سفر دو دن پر مشتمل سوئے چمپارن گیارہ بجے دن میں چار پہیہ گاڑی سے شروع ہوا، میر کارواں پیر طریقت عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد احمد اللہ صاحب پھول پوری دامت برکاتہم العالیہ ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ یوپی تھے، رفقاء سفر حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ ناظم تنظیم وترقی مدرسہ ہذا، راقم الحروف حافظ محمد افروز صاحب استاذ مدرسہ روضۃ العلوم پھول پور اور مولانا محمد غفران صاحب حقی ناظم برائے امور عامہ مدرسہ ہذا تھے۔

آج ہی کے دن مدرسہ ہذا میں ختم قرآن کریم کی مجلس صبح نو بجے منعقد ہوئی، انیس بچوں نے قرآن کریم کی تکمیل کیا، حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ مجلس میں شریک ہوئے تمام بچوں نے قرآن کریم کی آخری آیات حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے تلاوت کیا، اخیر میں حضرت نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: انسان جہاں جس حال میں بھی رہے شریعت وسنت کی پابندی کرے۔ فرمایا: اللہ تعالی نے کثرت سے ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، بانی مدرسہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں اٹھتے بیٹھتے بآواز بلند اللہ اکبر اور الحمدللہ کی صدا بلند کرتے تھے، فرمایا: بچیوں کی تعلیم کا اچھا نظام بنائیں ان کی تربیت اور نگرانی بھی رکھیں، اس کے پیش نظر مدرسہ ہذا میں عالمہ پلس انٹر کی تعلیم جاری ہوگئی ہے دس بجے دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

کچھ لوگوں سے ملاقات اور کھانا کھا کر مدرسہ سے نکلے، مسلسل راستہ طے کرتے ہوئے بہار میں داخل ہوئے، مدرسہ اسلامیہ جھکرا بیتیا میں عصر کی نماز کے لیے رکے، دعا کے بعد منزل کی طرف رواں دواں ہوئے، چھ گھنٹہ مسلسل چلتے ہوئے سگولی پہونچے، داعی قاری حیدر علی صاحب قاری نور عالم صاحب جناب ذکاء اللہ صاحب اور محمد احسان سگولی تھے سگولی موتیہاری ضلع کا تاریخی قصبہ ہے، بعد نماز مغرب مجلس ذکر و بیان مسجد عیدگاہ سگولی میں تھا دس پندرہ منٹ بعد مغرب کی نماز اور آرام کر کے حضرت مسجد

تشریف لے گئے، تلاوت کلام اللہ اور نعت پاک کے بعد قاری فخر عالم صاحب مفتی محمد موسیٰ صاحب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قاسمی اور قاری خورشید عالم کے ابتدائی بیان کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کا بیان شروع ہوا، حضرت نے فرمایا: شریعت کا ہر وہ حکم جو کرنے کا ہے اس کو کرنے میں خیر ہے اور جو نہ کرنے کا حکم ہے اس کو نہ کرنے میں بھلائی ہے اس کے خلاف کرنے میں تباہی ہے فرمایا: ہر کام سیکھ کر کریں سیکھ کر کام کرنے سے اچھا ہوتا ہے فرمایا: اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں، دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی رات میں سگولی میں قیام رہا صبح سوا آٹھ بجے موتیہاری کے لئے نکلے۔

پونے نو بجے موتیہاری شہر پہونچے ایک جگہ حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ دعا کے لیے تشریف لے گئے، دس بجے دن میں ہنومان گڑھی مدنی مسجد میں بیان ہوا، داعی حاجی عابد حسین صاحب، حاجی مہتاب عالم صاحب، مولانا ابوالکلام صاحب، جناب نورالعین صاحب جناب قاری فخر عالم صاحب اور حاجی منصور احمد صاحب تھے تلاوت کلام اللہ اور نعت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت نے فرمایا: ہم منزل کی طرف رواں دواں ہیں، کوئی منزل تک پہونچنے والا ہے اور کوئی ابھی منزل سے دور ہے لیکن پہونچنا ہر ایک کو ہے فرمایا: کچھ لوگ بغیر ارادے کے زندگی گزار رہے ہیں وہ ارادہ کریں جو ارادہ اور نیت کئے ہوئے ہیں، وہ نیت درست کریں، یہ سب اسی وقت ہوگا جب صاحب نسبت سے تعلق ہوگا فرمایا: آج کل تعلق رسمی ہوتا جب تک اطلاع اور اتباع نہیں ہوگی، صرف بیعت سے اصلاح نہیں ہوگی، دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی، بعد نماز ظہر موتیہاری جان پل مسجد میں حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہوا، داعی جناب امتیاز الحق صاحب اور جناب محبّ الحق صاحب تھے، مفتی ابوحمزہ صاحب نیپال کے ابتدائی بیان کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہوا، فرمایا: جب کوئی اللہ کے لیے کا کرم ہوتا ہے تو گناہوں سے نفرت ہوجاتی ہے، فرمایا: کامل کی صحبت سے کمال پیدا ہوتا ہے، اپنا ایک واقعہ سنایا کہ حضرت محسن الامت علیہ الرحمہ کے ساتھ کہیں سے گزر ہوا، ایک لڑکی رسی کے اوپر چل رہی تھی محسن الامتؒ نے فرمایا کہ کامل کی صحبت سے اس نے یہ سیکھا ہے، حضرت نے فرمایا: جو بھی حالت آئے ہمیں صبر کرنا چاہئے حضرت ایوب علیہ السلام پر کیسے حالات آئے انہوں نے صبر کیا دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

یا اللہ ہم میں سے ہر ایک کے قصوروں کو گناہوں کو معاف فرما ہم میں سے ہر ایک کو اپنا قوی صحیح تعلق عطا فرما اپنے نیک صالح بندوں میں ہم سب کو بلا استحقاق شامل فرما ان کے اوصاف سے ہم سب کو متصف فرما ان کے جیسے اخلاق نصیب فرما ان کے جیسی آل و اولاد نصیب فرما، اے اللہ ہم سب کو معاف

فرما،اے اللہ لوگ ہمیں اچھا سمجھتے ہیں اور ہم ہر وقت آپ کی نافرنیاں کرتے رہتے ہیں،اے اللہ ہمارے قلوب کو پاک وصاف فرما دیجئے،اے اللہ آپ ہم کو معاف کرنا چاہیں تو آپ سے کون پوچھنے والا ہے، فعال لما یرید آپ کی شان ہے یا اللہ یہاں کی ذکر کی مجالس کو قبول فرما لیجئے، یا اللہ جو بھی باتیں کہی گئی ہیں سب کو قبول فرما لیجئے یا اللہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے صالح بندوں میں شامل فرما لیجئے یا اللہ ہم میں سے ہر ایک کی جائز تمنائیں جائز مقاصد اور جائز کام جو رکے ہوئے ہیں سب کو پورا فرما یا اللہ ہمارے یہاں جمع ہونے کو قبول فرما لیجئے یا اللہ ہم میں سے ہر ایک کو دوسرے کا خیال رکھ کر زندگی گزارنے والا بنا دیجئے یا اللہ جن لوگوں نے محنتیں کی ہیں جانی مالی قربانیاں دی ہیں، سب کو قبول فرما لیجئے یا اللہ سرد ہوائیں چل رہی ہیں یا اللہ ہم سب کے آنے کو قبول فرما لیجئے یا اللہ اپنے نام پاک کی لذت نصیب فرما دیجئے یا اللہ جہاں ذکر کی مجلسیں لگتی ہیں سب کو قبول فرما یا اللہ ہم میں سے ہر ایک کو ہمارے گھر والوں کو ہمارے بیوی بچوں کو نیک بنا دیجئے یا اللہ سب کو نماز تلاوت کا اہتمام کرنے والا بنا دیجئے یا اللہ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو دیندار بنا دیجئے یا اللہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق دیجئے یا اللہ تقوی پر جمنے کی توفیق عطا فرمایئے یا اللہ محض اپنے فضل سے ان تمام دعاؤں کو قبول فرما لیجئے یا اللہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرما دیجئے یا اللہ محض اپنے فضل وکرم سے ان تمام دعاؤں کو قبول فرما لیجئے یا اللہ جو بھی دوست واحباب آئے ہوئے ہیں سب کو اپنی اصلاح کی فکر نصیب فرما دیجئے یا سب کو محض اپنے فضل سے محبت خاص نصیب فرما دیجئے **ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین.**

بیان کے بعد ریمنڈ شوروم انصاری کمپلیکس بلوا میں دعائیہ مجلس منعقد ہوئی داعی جناب معین اللہ صاحب بلوا اور مفتی عبدالجلیل صاحب تھے، دعا کے بعد آرزو سنز کی ایجنسی پر دعا کے لئے تشریف لے گئے، ۳:۴۵ منٹ پر بروز اتوار گورکھپور کے لئے روانہ ہوئے، آٹھ بجے شام میں گورکھپور پہونچے رات میں منٹی بھائی صاحب کے یہاں قیام وطعام تھا صبح چائے پی کر حضرت شاہ عبدالغنی پھول پوری کے نواسے حاجی نثار احمد صاحب سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے، پھر جناب دلشاد صاحب کے دولت خانہ پر ان کی دعوت پر تشریف لے گئے ناشتہ کے بعد مدرسہ کے لیے روانہ ہوئے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس طرح یہ سفر تمام ہوا۔اللہ تعالیٰ سفر کو قبول فرمائے،لوگوں کے لیے نافع بنائے۔

مولانا محمد ضیاء اللہ قاسمی استاذ مدرسہ ہذا

قوم وملت کا خیر خواہ

انسانی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت جسم کے اندر روح کی مانند ہے، تعلیمی ادارے قوموں کی زندگی کے لیے وہ چشمۂ حیات ہوتے ہیں جن سے انسانی آبادی کو ہر وقت سیرابی ملتی رہتی ہے، اوران سے کسی فرد یا قوم کو استغنا نہیں ہوسکتا۔

ادارے دینی تعلیم کے ہوں یا دنیاوی اور عصری علوم کے، قوم وملت کی تعمیر وترقی میں اپنے عزائم و مقاصد بنیادی فکر ونظر اور خدمات کے دائرے کے لحاظ سے مختلف حیثیت کے حامل ہوتے ہیں، مگر مدارس اسلامیہ کے وسیع خدمات کے انمٹ نقوش ملک وملت کی پیشانی پر نمایاں طور سے تابناں اور درخشاں ہیں۔ آزادیٔ وطن کے بعد علماء کرام نے ملک وملت کی خدمات کا بڑا حصہ مدارس دینیہ کے اندر محدود رکھا اور اپنے مذہب ومسلک کی حفاظت اوران کی اشاعت ہی میں مشغول رہے، اس بنیادی مقصد میں کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ اور مصلحت پسندی کو راہ نہیں دیا، آج تک مدارس اسلامیہ انھیں نقوش پر قائم ہیں، اعتراضات اور الزامات کی آندھیاں چہار جانب سے حملہ آور تو ہوئیں مغرب زدہ افکار نے ان کے پایہ اثبات کو متزلزل کرنے کی لاحاصل کوشش تو کیا مگر ان اسلامی قلعوں نے اپنے بنیادی مقاصد اور مضبوط ومحفوظ لائحۂ عمل سے یک سرِ مو بھی تجاوز کرنا گوارہ نہیں کیا، الحمد للہ اس تسلط اور ثابت قدمی کے مفید نتائج سے صرف ملک ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام فیضیاب ہے۔

آپ کا محبوب ادارہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اپنے ابتدائے قیام سے آج تک قوم وملت کی دینی ضروریات کی تکمیل میں سرگرم اور مصروف عمل ہے، اس کی تقریباً ایک صدی پر محیط خدمات سے ملک اور بیرون ملک کا ایک بڑا خطہ سیراب ہے۔ بانی مدرسہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری نور اللہ مرقدہٗ کا علمی تعمق، صوفیانہ مزاج و مذاق اور مسلک ومشرب کی پاسداری کا جذبۂ بے کراں اس کی خمیر میں شامل ہے، قصبہ سرائے میر کے اطراف وجوانب میں

جب بھی قوم کی کوئی ملی اور مذہبی ضرورت پیش آئی ادارہ نے قوم کی آواز کو صدا بہ صحرا ثابت نہ ہونے دیا اور لبیک کہتے ہوئے قوم کی خدمت میں سرگرم عمل ہوا۔

ادھر چند دہائیوں سے ملک عزیز میں عصری علوم حاصل کرنے والے مسلم بچے اور بچیاں جس طرح اپنے مذہب سے فکری اور عملی طور پر بیزار نظر آرہے ہیں اس کی طویل داستان ناقابل بیان ہے۔ محسن الامت عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد عبداللہ صاحب پھولپوری نوراللہ مرقدہٗ سابق ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث مدرسہ ہذا اپنی قوم کے نونہالوں کا یہ عظیم خسارہ دیکھ کر بے چین رہتے تھے، بالخصوص بچیوں کی مذہبی اور معاشرتی زبوں حالی آپ کو زیادہ متفکر کیے رہتی تھی، علاقہ کے بیشتر لوگوں سے اس سلسلہ میں گفت وشنید فرماتے رہے، چنانچہ بسیار غور وفکر کے بعد آپ نے اس نقصان کی تلافی کے لیے شعبۂ پرائمری کو وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا تاکہ نونہالان قوم کے سادہ لوح دلوں کو اسلام کی بنیادی تعلیمات عقائد اور مسائل سے روشناس کرایا جائے اور بچے دل ودماغ کے اعتبار سے پہلے اسلامی بنیں پھر جس میدان میں چاہیں جائیں، ان شاء اللہ ان کا ایمان ارتداد کا شکار نہیں ہوگا۔ چنانچہ آپ نے شعبۂ پرائمری کے لیے ایک عمارت مختص کیا اور علاقہ سے آنے والے بچے اور بچیوں کے لیے بسوں کا نظم بھی جاری فرمایا، اس حوالے سے حضرت محسن الامت علیہ الرحمہ کے وسیع ارادوں میں بچیوں کی غیر مخلوط اعلیٰ تعلیم کا نظم بھی شامل تھا۔ اس مبارک ارادہ کا پس منظر یہ تھا کہ اکثر مسلمان اور برادران وطن اپنی بچیوں کو عصری تعلیم دلانا چاہتے ہیں اور وہ غیر مخلوط تعلیم کا نظم نہیں پارہے ہیں جہاں ان کی بچیاں اپنے مذہب اور ناموس وعصمت کی مکمل حفاظت کے ساتھ تعلیمی سفر کو جاری رکھ سکیں چونکہ یہ ایک قومی اور مذہبی ضرورت تھی اس لیے حضرت والا نے ادارہ کی بنیادی مقاصد کے پیش نظر اس جانب بھی بھرپور توجہ مبذول فرمائی اور غیر مخلوط تعلیم نسواں کا عزم مصمم فرمالیا۔

۲۰۱۷ء جو کہ ایک مرد حق آگاہ کی زبانی وفات العلماء کا سال قرار پایا، اس کے اخیر میں آپ بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے جوارِ کعبہ میں وفات پاکر مدفن العلماء والصلحاء جنۃ المعلیٰ میں سکون فرما ہوئے، ادھر آپ کے پیچھے دینی خدمات کا ایک طویل سلسلہ تھا، حق تعالیٰ نے آپ کی خدمات کو آپ کی حیات کے بعد بھی جاری رکھنا منظور فرمایا، چنانچہ آپ کے بعد آپ کے دو خلف

الرشید پیر طریقت حضرت اقدس مولانا شاہ مفتی محمد احمد اللہ صاحب پھولپوری دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث مدرسہ ہذا اور حضرت مولانا مفتی محمد اجود اللہ صاحب پھولپوری دامت برکاتہم نائب ناظم واستاذ حدیث مدرسہ ہذا نے اپنے پدر بزرگوار کی تمام دینی خدمات کو اپنے جواں سالگی میں پورے عزم وارادہ کے ساتھ سنبھال لیا، چنانچہ آپ کے ارادہ کی تکمیل میں شعبۂ پرائمری کے اندر عصری تقاضے کے مطابق شعبۂ کمپیوٹر اور سائنسی تحقیقات کے لیے لیبارٹری کا اضافہ کیا، پنجم پاس کرنے والے بچوں کے لیے حفظ + کا شعبہ کھلا جس میں بچے حفظ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ فی الحال درجہ ۶/ تا درجہ ۹/ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ہائی اسکول اور انٹر تک کی منظوری حکومت سے حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے، بڑی حد تک کاغذی کارروائیوں کے ساتھ کامیابی مل چلی ہے، امید ہے کہ ان شاء اللہ جلد ہی اس شعبہ کا پھیلاؤ انٹر تک ہو جائے گا۔ اسی طرح بچیوں میں مکمل شرعی پردہ، دینی تربیت اور مذہبی فکر وخیال کے سانچے میں ڈھالنے کے ساتھ غیر مخلوط تعلیم کا سلسلہ بھی ترقی پر ہے۔ درجہ ۹/ تک کی بچیاں عالمیت کے مضامین کے ساتھ اپنا تعلیمی سفر جاری کی ہوئی ہیں، ان شاء اللہ انٹر تک ان کی بھی تعلیم بحسن وخوبی جاری رہے گی۔ بعدازاں گرلس ڈگری کالج کا قیام بھی حضرت محسن الامت علیہ الرحمہ کی خواہش کے مطابق منصوبے میں شامل ہے، حق تعالیٰ کی رحمت سے اس کا آغاز ہو چکا ہے اور تکمیل بھی ان شاء اللہ ہو جائے گی۔

مذکورہ بالا تفصیلات کے بعد راقم حروف قارئین کرام بالخصوص مدرسہ کے اطراف وجوانب میں رہنے والے مسلمانوں کو اس جانب متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ اسلامی ڈھانچے میں عصری تعلیم کے اس نظام سے فائدہ اٹھانا، نیز قوم وملت کے اس خیر خواہ کی قدر کرتے ہوئے اسے پروان چڑھانے میں ہر ممکن تعاون کرنا آپ کا مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہوتا ہے، اس پر آشوب دور میں اسلامی ڈھانچے میں عصری تعلیم کا نظام غنیمت کبریٰ ہے ؎

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے دِیا جلا کے سر عام رکھ دیا

☆☆☆

مولانا اسعد اللہ الاعظمی استاذ مدرسہ ہذا

ثبات قدمی کامیابی کا پہلا زینہ

قرآن کریم وہ لازوال اور بے مثال کتاب ہے جس نے انسانیت کی ہر موڑ پر رہبری اور رہنمائی فرمائی ہے اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن حکیم کے بیان کردہ اصول وقوانین سے افضل کوئی بھی اصول اور قانون نہیں ہوسکتا تاریخ شاہد ہے کہ جن فخرِ روزگار ہستیوں نے اس دنیائے بے ثبات میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور کامیابی کے منازل طے کیے انہوں نے اسی کتاب لافانی کے اصولوں کو اپنے سر کا تاج بنایا۔

تاریخ کے اوراق اس بات پر گواہ ہیں کہ جب تک مسلم قوم نے رب قدیر کے ذکر کردہ اصول وضوابط کو اپنی زندگی میں اتارا اور نظام حیات میں اس کو داخل کیا تو کامیابی ان کی قدم بوسی کرتی رہی اور دنیا کی سیادت وقیادت انہی کے در پر دستک دینے کو اپنی خوش نصیبی سمجھتی رہی۔ اس کی واضح، روشن اور تاباں مثال خلفاء راشدین کا عہد زریں ہے۔ مگر جب مسلمانوں نے یورپ کی تہذیب وثقافت کو شوخی وشنگی سے اپنا پیرہن بنالیا تو کامیابی اور فرحت وشادمانی نے ان سے اپنا برسوں کا رشتہ ناطہ قطع کرکے ناکامی کے گہرے سمندر میں دھکیل کر کامیابی کو ان کے لیے افسانہ بنادیا۔

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

انسانی زندگی کی راہ میں مصائب ومشکلات کا سخت ترین مرحلہ مسلسل حائل ہوتا رہتا ہے، کبھی کبھی تو یہ آندھیاں ایسی شدید ہوتی ہیں کہ پورا وجود متزلزل ہوجاتا ہے ایسی صورت میں جہاں زندگی کا خوف ہو یا ایمان وعقائد سے انحراف کا اندیشہ لاحق ہو ایسے میں کامیابی وکامرانی انہی لوگوں کا مقدر ٹھرتی ہے جو ثابت قدم ہوں، ثابت قدم انسان اللہ پر بھروسہ رکھ کر بڑے سے بڑے خطرے کا بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند مقابلہ کرتا ہے۔ گویا کامیابی کی کنجی ثبات قدمی ہے۔ قرآن کریم نے اس انداز میں بیان

فرمایا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.
(انفال:۴۵)

اے ایمان والو! جب تمہارا کسی گروہ سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو، تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ (آسان ترجمہ قرآن)

آیت کریمہ کا ظاہری مفہوم اگرچہ مجاہدین سے مخاطب ہے مگر باطنی معنی کے اعتبار سے اس سے مراد شیطان اور اس کی فوج ہے جو انسان کا ازلی و ابدی دشمن ہے، شیطان انسان کو ہر موڑ پر بہکانے راہ راست سے بھٹکانے، دین سے دور کرنے اور رب تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے کی شب و روز منظّم پلاننگ ہی نہیں بلکہ اس کی تکمیل کی کوشش بھی کرتا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ انسان بھول جاتا ہے کہ یہ مشکلات اس کے فیصلے اور ارادے کی پختگی کو جانچنے کے لئے وارد کی جاتی ہیں جیسے طالوت نے اپنے لشکریوں کو (غالبًا) دریائے اردن کے کنارے اترنے کے باوجود اس کا پانی پینے سے روک دیا تھا اور کہا تھا "فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّی" (جو اس کا پانی پیے گا وہ میرا ساتھی نہیں) وہ اپنے لشکر کو پیاسا نہیں رکھنا چاہتا تھا اگلی منزل پر انھیں پانی مل جاتا در حقیقت وہ کھروں کو کھوٹوں سے جدا کرنا چاہتا تھا کہ جو لوگ کچھ دیر کی پیاس پر قابو نہ پاسکیں وہ حق و صداقت کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش نہیں کرسکتے۔

الغرض کامیابی کے لئے بنیادی عمل ثابت قدمی ہے اور ثابت قدمی کے لیے بھی اللہ ربّ العزت نے ہمیں اس دعا سے روشناس کرایا: رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا. (البقرہ:۲۵۰)

اے ہمارے پروردگار! صبر و استقلال کی صفت سے ہم کو آراستہ فرما، اور ہمیں زندگی کے ہر گام پر ثابت قدم فرما۔

عام فہم الفاظ میں ثابت قدم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت پر انسان ڈٹ جائے، فرائض و واجبات کی ادائیگی کرے اور حرام کاموں سے بچ کر رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور! مجھے کوئی ایسی کافی وافی نصیحت فرمائیے کہ آپ کے بعد پھر کسی سے کچھ پوچھنے کی حاجت نہ ہو، آپ نے ارشاد فرمایا کہو بس اللہ میرا رب ہے اور پھر اس پر مضبوطی سے جمے رہو (اور اس کے مطابق بندگی کی زندگی گزارتے

رہو)''۔(مسلم، بَاب جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ/ حدیث:۴۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس جگہ اہل ایمان کے لئے، ان کے فیصلے کے بعد آزمائشوں کا ذکر کیا ہے۔اسی مقام پر ثابت قدم رہنے والوں کی صفات بھی بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ صبر کرنے والے ہر نقصان پر اس بات کا اقرار و اظہار کرتے ہیں کہ ان کا سب کچھ اللہ ہی کا دیا ہوا ہے، وہ بھی جو ان سے واپس لے لیا گیا اور وہ بھی جو ان کے پاس رہنے دیا گیا اور انھیں بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ کو خوب معلوم ہے کہ انسان کا دل دنیوی ترقی کی دعاؤں سے تو نہیں بھرتا وہ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری منزل کا طلب گار رہتا ہے۔لیکن اسے ذرا سی بھی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس اور پریشان ہو جاتا ہے۔اس مایوسی اور پریشانی سے بچانے کے لئے اللہ تعالی نے مختلف مقامات پر اہل ایمان سے کہا ہے کہ وہ اللہ سے دعا کریں کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (عمران:۸) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرہ:۲۵۰)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور ان کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

اور رب تعالی سے یہ بھی مانگے کہ ہمیں کینہ بغض جھوٹ، ناانصافی، فساد اور لڑائی جھگڑوں کے مقابلے میں راہ حق پر، جو امن و سلامتی کی راہ بھی ہے، ثابت قدم رکھے۔

موجودہ وقت میں ان دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔اس وقت کے حالات کا مشاہدہ ہر ذی شعور بچشم خود کر رہا ہے۔بیان کرنے کی چنداں حاجت نہیں:

ہمت بلند دار کہ پیش خدا وخلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

(ہمت بلند رکھو کہ خدا اور مخلوق خدا کی نگاہوں میں تمھارا اعتبار تمھاری ہمت کے مطابق ہوتا ہے)

☆☆☆

مولانا محمد عنایت اللہ میر (از شعبۂ تحفظ ختم نبوت دار العلوم رحیمیہ بانڈی پورہ کشمیر)

گوہر شاہی فتنہ کا تعارف اور اس کا تعاقب

(قسط۔۲)

چونکہ اس باطل فرقے کی محنت انٹرنیٹ کے ذریعے سوشل میڈیا پر ہے جن میں اس فرقے کی ویڈیو اور اس کے چینل پر نشر ہونے والی تقریروں سے اس کے مزید کفریہ عقائد اور باطل دعوے ظاہر ہو رہے ہیں جن میں سے بطور نمونہ چند یہ ہیں:

☆ میری تصویر چاند سورج اور حجر اسود پر ظاہر ہو چکی ہے یہ مہدی ہونے کی علامات میں سے ہیں۔
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات کا دعویٰ یعنی خود کو صحابی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔
☆ گوہر شاہ معراج پر جانے کا دعویٰ کرتا ہے۔
☆ گوہر شاہ اپنے اوپر الہام نازل ہونے یعنی ملهم من الله ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔
☆ گوہر شاہ اولیاء اللہ اور علماء کرام کی توہین کرتا ہے۔
☆ گوہر شاہ کہتا ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی وہ حضور ﷺ کا امتی نہیں۔

ریاض گوہر شاہ کذاب تو خود سن ۲۰۰۱ عیسوی میں لندن میں ہی ہلاک ہو کر جہنم واصل ہوا مگر اس کا اصلی وفادار چیلہ جو اس کے مشن کو اب لندن سے چلا رہا ہے یونس گوہر شاہ ہے جو خود کو ریاض گوہر شاہی کا خلیفہ بتلاتا ہے اور اس وقت گوہر شاہی فتنہ کی تعلیمات کو اپنی مجلسوں اور تقریروں میں بذریعہ سوشل میڈیا انگلینڈ سے پھیلا رہا ہے۔ اور ریاض گوہر شاہی سے چند قدم آگے بڑھ رہا ہے چنانچہ اس کی تعلیمات اب اس طرح عام ہیں:

☆ یہ اصل دین کے مقابلے میں اپنے باطل دین کو روحانیت نام سے دنیا میں پھیلا رہا ہے۔
☆ اصل کتاب قرآن کریم کے مقابلے میں دین الٰہی نامی کتاب پیش کراتے ہیں اور اس کو زندہ کلام کہتے ہیں اگر یہ کتاب آپ کے پاس ہے تو قرآن، تورات، انجیل اور زبور بھی اسی میں ہے۔

☆ یہ اپنے دین کو دین گوہرشاہی، دین الٰہی کہتا ہے۔

☆ یہ ریاض گوہرشاہ کو سرکارا اور سرکار گوہرشاہی کہہ کر پکارتا ہے۔

☆ یونس گوہرشاہی شریعت کی اپنی ذاتی خواہش کے مطابق قسمیں پیش کر کے کہتا ہے کہ شریعت دو ہیں ایک ظاہری شریعت اور ایک باطنی شریعت۔ ظاہری شریعت کو ناقص اور عیب دار شریعت کہتا ہے۔ باطنی شریعت کو نفس کو پاک کرنے والی اور اس لئے باطنی شریعت کو حق کہتا ہے۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے عورتوں کا حجاب پہننا آدمیوں کا ڈاڑھی بڑھانا، صالحین کا لباس پہننا یہ سب شریعت کے قوانین ناقصہ ہیں۔

☆ یونس گوہرشاہی اپنے نظریات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہ کہتا ہے کہ اگر میرا عقیدہ غلط ہے تو اب تک مجھ پر عذاب کیوں نہیں آیا۔ گویا ڈھیل کو حقانیت کی دلیل سمجھتا ہے۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے کہ جو ریاض گوہرشاہی کو امام مہدی تسلیم نہیں کرتا اس کو رب نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کو ایمان نصیب ہوگا۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے کہ ریاض گوہرشاہی کی پشت پر مہر مہدی لگی تھی۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے کہ ریاض گوہرشاہی کی نشانیاں قرآن اور کتب سابقہ میں موجود ہیں۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے کہ ریاض احمد گوہرشاہی کے دنیا میں آنے کے بعد اللہ کو معبود کہنا اور اللہ کو رب ماننا ہی شرک ہے۔

☆ یونس گوہرشاہی کا عقیدہ ہے کہ ریاض احمد گوہرشاہی کا انتقال موت نہیں بلکہ وہ جسم سمیت چلا گیا ہے دوبارہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ واپس آئے گا۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے کہ یہ حدیثوں کا دور نہیں بخاری شریف میں بگاڑ تھا اس کو بعد میں ٹھیک کیا گیا ہے۔ جب اتنی مستند میں بگاڑ ہوا ہے تو باقی کیا رہ گیا ہے۔ اس طرح سے وہ حدیث کا انکار کرتا ہے۔

☆ یونس گوہرشاہی کہتا ہے کہ علماء نے صحابہ کے ساتھ اپنی مرضی سے رضی اللہ عنہ لگایا ہے گویا کہ وہ قرآن کی آیات کا انکار کرتا ہے۔

☆ یونس گوہر شاہی کہتا ہے کہ سیدنا گوہر شاہی نے فرمایا غیب میں ایک نہیں ساڑھے تین کروڑ اللہ رہتے ہیں۔

☆ یونس گوہر شاہی کئی خطابوں میں اپنی برادری اور اپنے چیلوں کو اللہ کی برادری کہتا ہے پھر کہتا ہے کہ اللہ برادری کا کلمہ ہے **لا الہ الا الریاض**

☆ یونس گوہر شاہی اپنے ماننے والوں سے کہتا ہے کہ وہ بھی اس رب یعنی ریاض احمد گوہر شاہی کے آگے جھکے جہاں اللہ کی قوم کے سجدے ہوئے ہیں۔

☆ یونس گوہر شاہی ریاض گوہر شاہی کو کالکی اوتار یونس گوہر شاہی ریاض گوہر شاہی کو اللہ کا بھی خدا کہتا ہے۔

☆ یونس گوہر شاہی کہتا ہے اللہ انڈین فلم کا ویلن ہے۔

☆ یونس گوہر شاہی لکھتا ہے کہ اللہ نے جو مرسل انبیاء بھیجے اور اس کی ان قوموں کے خلاف جو پالیساں رہیں وہ قابل اعتراض ہیں۔

☆ یونس گوہر شاہی لکھتا ہے کہ یہ وہ دور نہیں جس میں امام مہدی کی نشانی قرآن وحدیث کی مدد سے کی جائے نشانی تو براہ راست اللہ کی طرف سے آئی ہے کہ سیدنا گوہر شاہ کا چہرہ چاند اور حجر اسود میں اللہ نے چمکا دیا۔

گوہر شاہ کے فتنہ کے باطل دعوے اور کفریہ عقائد کا مطالعہ کرنے کے لئے اور ان کے دعوؤں کو مزید تفصیل سے پڑھنے کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں ہیں جن میں: (۱) روحانی سفر، (۲) روشناس (۳) مینارہ نور (۴) تحفۃ المجالس (۵) حق کی آواز (۶) تریاق قلب (۷) یادگار لمحات (۸) سوالنامہ گوہر (۹) عقیدت کے پھول وغیرہ ہیں۔

اس فتنے کے تقابل اور تعاقب کے لئے جو کتابیں اور رسالے زیادہ فائدہ منداور قابل مطالعہ ہیں ان میں ''دور حاضر کا مسیلمہ کذاب''، جس کو مولانا مفتی یوسف لدھیانویؒ کی خواہش کے مطابق شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ کی تقریظ کے ساتھ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے ترتیب دیا ہے۔اس کتاب میں گوہر شاہی فرقہ کی کتابوں کی عبارتوں اور تقریروں ومجلسوں کی

وضاحت کی گئی ہے اور پھر اس کے ساتھ اس کے کفریہ عقائد اور باطل دعوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے۔
''گوہر شاہیت اور قادیانیت اسلام کی عدالت میں نامی کتاب جس کو مولانا محمد نواز فیصل آبادی نے ترتیب دیا ہے اس میں اسلام کی حقانیت اور گوہر شاہی فتنے کے دعاوی کو نیز مرزا قادیانی کے دعاوی کو، پھر اس کے تقابل میں قرآن اور سنت نیز کتب عقائد کی عبارات سے دلائل دے کر علمی وفنی انداز میں دندان شکن جوابات دئے گئے ہیں یہ کتاب تقریباً تین سو نوے صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا مفتی ارشد علی قاسمی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا پردیش کا رسالہ ریاض گوہر شاہی کا نمائندہ یونس گوہر شاہی دور حاضر کا بدترین کافر ایک مختصر مگر مفید رسالہ ہے۔

گوہر شاہی فتنے کے تقابل کے لئے اس وقت جو کتابیں قابل مطالعہ ہیں: گوہر شاہی فتنہ پر ابھی تک جن حضرات نے اور جن اداروں سے اکابر علماء کرام وفقہاء عظام نے وقت وقت پر ان کا شرعی حکم بیان کیا ہے۔ ان میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا فتویٰ، جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون کا فتویٰ، دارالافتاء ختم نبوت کا فتویٰ، جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ، جامعہ دارالعلوم کورنگی ٹاون کراچی کا فتویٰ، دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام کا فتویٰ نیز امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ سبیل کا فتویٰ اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے دو فتاویٰ گوہر شاہی فرقہ کے کفر وارتداد پر ابھی تک منظر عام پر آچکے ہیں جن میں اس فتنے کا زیغ وضلال واضح کیا گیا ہے۔ اس فتنے سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے پہلے تو تمام اسلامی اداروں اور دارالافتاؤں سے فتوے اور شرعی احکام حاصل کئے جارہے ہیں پھر اس فتنے کے سدباب اور سادہ عوام کو بیدار رہنے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے فکریں اور مجالس بھی ہورہی ہیں سوشل میڈیا ذرائع سے یہ بھی اطلاع ہے کہ اس ملک میں بھی اس فتنے نے اپنے پر کھولنے اچھی طرح شروع کردیئے ہیں جس پر غور وفکر کرنے کے لئے احقر شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم رحیمیہ کی طرف سے اہل علم حضرات کی خدمت میں یہ تحریر پیش کررہا ہے امید ہے کہ اس سے جلد اس فتنے کے تار وپور کو بکھیرنے میں مدد حاصل ہو۔ واللہ ولی التوفیق.

☆☆☆

مولانا ابن الحسن قاسمی استاذ مدرسہ ہذا

مدارس کا نصاب تعلیم - ایک جائزہ

بھارت میں موجودہ مدارس دینیہ کا سلسلہ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے قائم ہے، یہ مدارس موجودہ دور میں حفاظت دین وایمان کے سب سے مضبوط قلعے ہیں، ان کی چہار دیواری میں ان جیالوں اور پاکیزہ نفوس انسانوں کی تعلیم وتربیت ہوتی ہے جو عملی زندگی میں دین و مذہب اور ملک وملت کی بقاو تحفظ میں جان کی بازی لگا دیتے ہیں، یہ آدمیت و انسانیت کی درسگاہیں اور تربیت گاہیں ہیں، جہاں بہترین انسان پرورش پاتے ہیں، اس کارخانے میں ایثار وہمدردی کے پیکر، محبّ وطن اور خیر خواہ شہری ڈھلتے ہیں۔ ان مدارس کی ایک لمبی تاریخ ہے نہایت روشن! بے حد درخشاں!!

ہندوستان کے مدارس میں اس وقت کئی نصاب تعلیم رائج ہیں، اگر صرف یوپی کے مدارس کا جائزہ لیا جائے تو بھی کم از کم مستقل طور پر چار طرح کا نصاب تعلیم ان مدارس میں رائج ہے:

(۱) دارالعلوم دیوبند اور اس طرز پر چلنے والے مدارس کا نصاب۔

(۲) دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنو اور اس طرز پر چلنے والے مدارس کا نصاب۔

(۳) مدرسۃ الاصلاح کا نصاب۔

(۴) جامعۃ الفلاح کا نصاب۔

یہ چار نصابہائے تعلیم اس وقت بطور خاص یوپی میں رائج ہیں، ہر مدرسہ کے سامنے ان کے اپنے مقاصد ہیں، ان ہی مقاصد کے پیش نظر ان مدارس نے اپنا الگ الگ نصاب مرتب کیا ہے، ان نصابوں پر ایک طویل عرصہ بھی گزر چکا ہے، تجربہ کے بعد ہر نصاب کی خوبیاں اور خامیاں بھی واضح ہو چکی ہیں۔ لیکن ان چاروں میں سے زیادہ تر مدارس میں دارالعلوم دیوبند کا نصاب پڑھایا جاتا ہے جسے عرف عام میں ''درس نظامی'' کہا جاتا ہے۔ ان مدارس کے نصاب تعلیم پر گفتگو کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ جان لیا جائے کہ یہ مدارس کن حالات میں وجود میں آئے اور کن مقاصد کو سامنے رکھ کر ان کی داغ بیل ڈالی گئی تھی، جب وہ حالات ہمارے سامنے ہوں گے تو ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی کہ ان مدارس

میں موجودہ نصاب تعلیم ہمارے لئے مفید ہے یا نہیں؟ اور جن مقاصد کو سامنے رکھ کر اس نصاب کو اپنایا گیا تھا کیا وہ اس سے حاصل ہورہے ہیں یا نہیں؟ اسی طرح موجودہ دور میں خود وہ مقاصد ضروری ہیں یا نہیں؟

آج سے صدیوں پہلے اسی دنیا کے کسی خطہ ارضی پر ایک کافرانہ نظام حکومت تھا، وہ اس بات پر تلا ہوا تھا کہ اس خطہ زمین پر حق کی آواز بلند نہ ہونے پائے، دین ومذہب کے نام ونشان مٹانے کے لئے اس زمانہ کے اعتبار سے جو سیاسی اور مذہبی ہتھکنڈے ہو سکتے تھے سب استعمال کر لئے گئے، اس وقت چند نوجوان حق پر تھے اور اپنے دین وایمان پر پختہ تھے۔ اس زمانہ میں ان کے سامنے دو راستے تھے یا تو اپنے ایمان کا برملا اعلان کر کے اس کافرانہ نظام حکومت کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور اپنے غلبہ اور اقتدار کی جدجہد کرتے، پھر ظالم بادشاہ سے ٹکرا کر جام شہادت نوش کر کے زندہ جاوید ہو جاتے۔

اور دوسرا راستہ یہ تھا کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرتے کہ ایمان بھی بچتا اور اس دنیا کی زندگی بھی محفوظ رہتی، سیاسی چھیڑ چھاڑ اور غلبہ واقتدار کی کشمکش کے بجائے یکسوئی کے ساتھ اپنے دین وایمان کی حفاظت میں لگتے کہ شاید اللہ تعالی اس کی برکت سے حالات پلٹ دیں۔

اللہ تعالی نے قرآن میں خبر دی ہے کہ ان نوجوانوں نے دوسری راہ اختیار کی، حکومت وقت سے ٹکرانے کے بجائے ایک مرتبہ بادشاہ کے سامنے اعلان حق کیا اور باہم مشورہ کر کے ایک پہاڑی حصار (کھوہ) میں پناہ لینے چلے گئے، وہاں ایمان کی حفاظت تو یقینی تھی کیوں کہ وہ حکومت وقت کی نگاہوں سے محفوظ تھے، مگر جان، معاش اور ضروریات زندگی کا مسئلہ بہت اہم تھا، لیکن ایمان کے تحفظ وبقا کے خیال نے ان سب مسائل کی پرواہ نہ ہونے دی، کھوہ میں پہنچ کر اسی ایمان نے جس کی حفاظت کے لئے یہاں آئے تھے ایک راستہ ان پر کھولا۔ انہوں نے پورے اعتماد کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں دعا کی:

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنکَ رَحْمَةً وَهَيِّءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَداً. (سورۃ الکھف:۱۰)

اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے اور ہمارے لئے اس معاملہ میں ہدایت کا سامان مہیا فرمائیے۔

اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی اور بغیر اسباب ظاہری کے ایسے سامانِ رحمت کا انتظام فرمایا کہ ان کا ایمان بھی محفوظ رہا اور ان کی زندگی بھی صحت اور حفاظت کے ساتھ باقی رہی، اللہ تعالی نے پوری دنیا سے چھپا کر انہیں نیند کی آغوش میں سلا دیا، جب ان کی آنکھ کھلی تو کافرانہ نظام حکومت ختم ہو چکا

تھا، باطل کا زور ٹوٹ چکا تھا، اہل حق غلبہ پا چکے تھے۔(مستفاد از: مدارس اسلامیہ: ۲۱) اور اس طرح حکومت سے ٹکراو کے بغیر انہوں نے اللہ پر بھروسہ کر کے اپنے دین وایمان اور جان کی حفاظت کی۔

۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان میں بھی مسلمانوں پر ٹھیک اسی طرح کے حالات آئے، مسلمانوں کی حکومت کا مکمل خاتمہ ہوگیا اور انگریزوں کا کافرانہ نظام حکومت وجود میں آیا، اس سے پہلے انگریزوں سے براہ راست ٹکراو کا انتظام چوں کہ مسلمانوں نے کیا تھا، اس لئے یہ حکومت اس پر تلی ہوئی تھی کہ ہندوستان کے کونے کونے سے اسلام اور مسلمانوں کے نام ونشان مٹادیے جائیں۔

چوں کہ اس ٹکراو میں علما پیش پیش تھے، اس لئے انگریزوں نے علمائے اسلام کو خاص طور پر نشانے پر رکھا اور ہزاروں علما شہادت سے سرفراز ہوئے، جو بچ گئے انہوں نے اپنے کو کافرانہ نظام حکومت کے سامنے سے ہٹا لیا۔ ایک خاصی تعداد حرمین شریفین ہجرت کر گئی۔ جو علما ہندوستان میں رہ گئے انہوں نے ان ہی چند نوجوانوں کے نقش قدم کو اپنایا جن کا تذکرہ قرآن میں ہوا ہے۔ان بزرگوں نے حکومت وقت کی نگاہ سے اپنے کو ہٹا لیا اور تعلیم گاہ کا حصار بنا کر اس میں روپوش ہو گئے، یہ مدرسہ ان کے لئے بمنزلہ کہف کے تھا، یہاں بھی معاش کا مسئلہ ان کے سامنے آیا، ان لوگوں نے توکل اور دعا سے کام لیا، پھر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس کہف میں چلی آئی، ان مدرسوں میں ایسی تعلیم کا نظام کیا گیا جس سے حکومت کو کوئی سروکار نہ تھا اور نہ بظاہر کوئی خطرہ! اور اس طرح وہ اپنے دین وایمان کے تحفظ میں لگے رہے۔ دنیا کا سفر چلتا رہا، لیکن یہ گویا خواب غفلت میں رہے، دنیا انہیں سوتا سمجھ کر آگے بڑھتی چلی گئی اور یہ اپنی آخرت اور اپنا دین سنبھالے بیٹھے رہے، ان کے سامنے بھی معاش اور دوسری ضروریات زندگی کا مسئلہ آیا، مگر انہوں نے اس پر غور کرنے کے بجائے خدا کے حوالے کر دیا۔

یہ کہفی نظام ۸۰؍سال تک خاموشی کے ساتھ چلتا رہا، پھر ایک انقلاب آیا اور مسلمان ایک سیاسی طاقت بن کر ابھرے اور ملک دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور مسلمان زمین کے دو بڑے حصے لے کر الگ ہوگئے، پھر تکوینی طور پر یہ دونوں حصے بھی الگ الگ ملک بن گئے، یہ مدارس ان دونوں جگہوں میں آباد ہیں۔

☆☆☆

فتنوں کا بیان مولانا محمد عاصم کمال اعظمی قاسمی استاذ مدرسہ ہذا

فتنے کی اقسام

جیسا کہ معلوم ہوا کہ فتنہ کے معنی آزمائش کے ہیں اور آزمائش میں چونکہ تکلیف ہوتی ہے؛ اس لیے ایذاء رسانی اور اس کی مختلف شکلوں اور آزمائش میں جو کھوٹا ثابت ہو اس کے ساتھ جو معاملہ کیا جائے ان سب کے لیے قرآن وحدیث میں فتنہ اور اس کے مشتقات استعمال کیے گئے ہیں، پس فتنہ کے معنی آزمائش، آفت، دنگا فساد، ہنگامہ، دُکھ دینا اور تختۂ مشق بنانا وغیرہ ہوئے؛ ذیل میں فتنے کی اقسام بیان کی جاتی ہیں:

ابراہیم عبداللہ نے اپنی کتاب ’’الفتنة معناه والحكمة منها‘‘ میں فتنے کی انواع واقسام کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ’’نصوص سے معلوم ہوا کہ فتنوں کی مختلف قسمیں ہیں اور اس کے ذیلی اور ضمنی عناوین بہت ہیں، مثلا: خواہشات اور شبہات کا فتنہ، خوش حالی وبدحالی کا فتنہ، موت سے پہلے اور موت کے بعد کا فتنہ، خاص فتنہ عام فتنہ، نفس کا فتنہ، اہل وعیال کا فتنہ، خیر وشر کا فتنہ وغیرہ۔

یہاں سمجھنا چاہیے کہ اصلا فتنے کی دو قسمیں ہیں: ایک ’’عملی فتنہ‘‘ جس کا تعلق مسلمانوں کے اعمال سے ہے اور مسلمان جن کے شکار ہوتے ہیں، جیسے: چغل خوری، بد دیانتی، شراب نوشی، زنا کاری، بے حیائی، فحاشی، بدنظری، جھوٹی گواہی، بے پردگی، کذب بیانی، خودنمائی، سودخوری قتل وغارت گری، یہ سب وہ کبیرہ گناہ ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے واقع ہونے کی پیشین گوئی دی تھی جو آج پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔

فتنے کی دوسری قسم ’’علمی فتنہ‘‘، جس کا تعلق علم سے ہے، یہ فتنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں اپنے پر پھیلانے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر حملے کرنا شروع کر دیا، مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، خوارج، روافض، منکرین حدیث اور ڈھیر سارے فتنوں نے جنم لیا اور نہج رسالت ونبوت اور نہج صحیح سے ہٹ کر نئی راہ قائم کرلی، آج کے دور میں قادیانی، شکیلی، گوہرشاہی، فیاضی، الحاد، انکار حدیث جیسے بہت سارے داخلی اور خارجی فتنے اسلام کی جڑوں کھوکھلا کرنے میں لگے ہوئے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ فتنے چھ قسم کے ہیں:

(۱) آدمی کے اندر کا فتنہ اور وہ یہ ہے کہ آدمی کے احوال بگڑ جائیں، اس کا دل سخت ہو جائے اور اس کو عبادت میں حلاوت اور مناجات میں لذت محسوس نہ ہو

(۲) گھر میں فتنہ اور وہ نظام خانہ داری کا بگاڑ ہے۔

(۳) وہ فتنہ ہے جو سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے اور وہ نظام مملکت کا بگاڑ ہے۔

(۴) ملی فتنہ: وہ یہ ہے کہ مخصوص افراد وفات پا جائیں اور دین کا معاملہ نا اہلوں کے ہاتھ میں چلا جائے، پس اولیاء اور علماء، دین میں غلو کریں اور بادشاہ وعوام دین میں سستی برتیں، نہ اچھے کاموں کا حکم دیں، نہ برے کاموں سے روکیں، پس زمانہ، زمانہء جاہلیت ہو کر رہ جائے۔

(۵) عالم گیر فتنہ: یہ بد دینی کا فتنہ۔

(۶) فضائی حادثات کا فتنہ، بڑے بڑے طوفان اٹھتے ہیں، وبائیں پھیلتی ہیں، زمین دھنستی ہے اور بڑے علاقہ میں آگ لگتی ہے اور عام تباہی مچتی ہے، اللہ تعالیٰ ان حادثات کے ذریعہ مخلوق کو ڈراتے ہیں؛ تاکہ وہ اپنی بداعمالیوں سے باز آئیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے:

وہ فتنہ جس کی اضافت اللہ تعالی اپنی طرف یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کریں مثلا: اللہ تعالی کا فرمان ہے: **وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبعض** [الانعام: ۵۳] اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض سے آزمایا؛ اور موسی علیہ السلام کا قول ہے: **ان هي الافتنتك تضل بها من تشاء وتهدى من تشاء** [الاعراف: ۱۵۵] تو یہ اور معنی میں ہوگا جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کو خیر وشر اور نعمتوں اور مصائب سے ابتلاء اور امتحان وآزمائش کے معنی میں ہے، تو یہ ایک رنگ ہے اور مشرکوں کا فتنہ اور رنگ ہے اور مومن آدمی کا فتنہ اس کے مال واولاد اور پڑوسی میں ہونا اس کا رنگ اور ہے، اور وہ فتنہ جو اہل اسلام میں پیدا ہوتا ہے جیسا کہ علی اور معاویہ رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھیوں کے درمیان پیدا ہوا، اور اہل جمل کے درمیان، اور مسلمانوں کے درمیان حتی کہ وہ آپس میں لڑائی کریں یہ اور قسم ہے۔

☆☆☆

مولانا مفتی عبدالہادی قاسمی اعظمی استاذ مدرسہ ہذا

دینی مسائل

سوال: مؤذن کے علاوہ دوسرے شخص کا تکبیر کہنا کیسا ہے؟

الجواب: اگر مؤذن اقامت کے وقت حاضر نہ ہو تو دوسرے کے لیے بغیر کراہت کے تکبیر کہنا جائز ہے اور اگر موجود ہے اور اپنی موجودگی میں دوسرے کے تکبیر کہنے کو ناپسند کرتا ہے تو دوسرے کے لیے اس کی اجازت کے بغیر تکبیر کہنا مکروہ ہے اور اگر معلوم ہو کہ مؤذن دوسرے کے تکبیر کہنے سے ناراض نہ ہوگا تو دوسرے کے لیے تکبیر کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (شامی ۲/۶۴ زکریا، بدائع الصنائع ۱/۳۷۵، ہندیہ ۱/۵۴)

سوال: نماز کا وقت ہو جانے کے بعد اذان سے پہلے سنتیں پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: اگر کسی نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن ابھی مسجد میں اذان نہیں ہوئی ہے اگر کوئی شخص اس نماز کی سنتیں پڑھنا چاہے تو اذان سے پہلے سنتیں پڑھنا درست ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اذان کے بعد سنتیں پڑھی جائیں۔ (کتاب المسائل ۱/۲۶۳)

سوال: اگر مسجد میں پہنچنے کے بعد ایک منٹ یا آدھا منٹ تکبیر میں باقی ہو تو بیٹھ جائے یا کھڑے ہو کر انتظار کرے؟

الجواب: بیٹھ کر انتظار کرے کھڑے کھڑے جماعت کھڑی ہونے کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔

(شامی ۲/۷۱، کتاب المسائل ۱/۲۶۳)

سوال: اذان کا جواب دینے کا حکم کیا ہے؟

الجواب: اذان کا جواب دینا بہت ثواب کا عمل ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ مؤذن کے کلمات اذان دہرائے اور **حی علی الصلوٰۃ** اور **حی علی الفلاح** کے جواب میں **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** کہے تو ان شاءاللہ جنت میں داخل ہوگا۔ (کتاب النوازل ۳/۳۷۸، صحیح مسلم ۱/۱۶۷)

سوال: اگر کوئی مؤذن کے کلمات کے ساتھ اذان کا جواب نہ دے سکے تو اذان مکمل ہونے کے بعد جواب دے سکتا ہے؟

الجواب: اولی مؤذن کے کلمات سن کر فوراً جواب دینا ہے تاہم اگر شروع میں کوئی خاموش رہا اور اذان

کی تکمیل کے بعد زیادہ فصل کیے بغیر اذان کے کلمات دہرائے تو امید ہے کہ اسے بھی اذان کے جواب دینے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (شامی ۲/ ۶۷، کتاب النوازل ۳/ ۳۸۱)

سوال: کن حالتوں میں اذان کا جواب دینا منع ہے؟

الجواب: حالت نماز میں، جمعہ وعیدین کے خطبہ کے دوران، نماز جنازہ کے دوران، دینی تعلیم کے وقت، ہم بستری کی حالت میں، غسل خانہ میں، قضائے حاجت کے وقت اذان کا جواب دینا منع ہے۔ (البحر الرائق ۱/ ۲۶۰، در مختار مع الشامی ۲/ ۶۵-۶۶)

سوال: اقامت کا جواب دینے کا حکم کیا ہے؟

الجواب: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (در مختار مع الشامی ۲/ ۷۱)

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے کتنی شرطیں ہیں؟

الجواب: (۱) اگر وضو نہ ہو تو وضو کرنا، نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرنا، (۲) بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، (۳) ستر چھپانا (مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک اور آزاد عورت کے لیے چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم چھوڑ کر بقیہ پورا بدن چھپانا، (۴) قبلہ کی طرف منہ کرنا، (۵) نماز کا وقت ہونا، (۶) نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرنا، (۷) تکبیر تحریمہ کہنا۔ (بہشتی زیور ۲/ ۱۳، الفتاویٰ التاتارخانیہ ۲/ ۴۷-۲۱)

سوال: باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ (بہشتی زیور ۲/ ۱۳، منیہ ۷۹)

سوال: نماز میں مرد کے لیے کن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے؟

الجواب: نماز میں مرد کے لیے مندرجہ ذیل اعضاء کا چھپانا فرض ہے۔ (۱) پیشاب کا مقام اور اس کے ارد گرد، (۲) خصیتین اور اس کے ارد گرد، (۳) پاخانہ کا مقام اور اس کے پاس، (۴-۵) دونوں کولہے، (۶-۷) دونوں رانیں گھٹنے سمیت، (۸) ناف سے لے کر زیر ناف بالوں اور ران کے مقابل میں کوکھ پیٹ اور پیٹھ کا حصہ (شامی ۲/ ۷۵، الفتاویٰ التاتارخانیہ ۲/ ۲۱)

سوال: ستر کا کتنا حصہ کھل جائے تو نماز نہیں ہوگی؟

الجواب: اعضاء ستر میں سے کسی ایک عضو کا ایک چوتھائی حصہ بھی نماز کے کسی رکن میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بقدر کھل جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (شامی ۲/ ۸۲، نور الایضاح ۶۸، الفتاویٰ التاتارخانیہ ۲/ ۲۳)

﴿خبرنامہ﴾ مولانا محمد ثاقب قاسمی استاذ مدرسہ ہذا

شب وروز مدرسہ

نتائج امتحان سالانہ شعبۂ عربی وفارسی اور شعبۂ حفظ:

مدرسہ ہذا میں امتحان سالانہ از یکم شعبان ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۱؍فروری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ تا ۱۰؍شعبان مطابق ۲۱؍فروری ۲۰۲۴ء بروز چہارشنبہ اختتام پذیر ہوا۔ ماشاء اللہ شعبۂ حفظ کے اکثر و بیشتر طلبہ ۸۵؍فیصد سے زائد نمبرات سے کامیاب ہوئے جبکہ شعبۂ عربی و فارسی کے اکثر و بیشتر طلبہ ۷۵؍فیصد سے زائد نمبرات حاصل کیے، باقی طلبہ ۷۵؍فیصد سے کم نمبرات برآمد کیے۔

پوزیشن شعبۂ حفظ امتحان سالانہ ۱۴۴۵ھ

مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر، اعظم گڈھ

پہلی پوزیشن	عبدالرازق	بھورمئو	متعلقہ: حافظ عبید اختر صاحب	98%
پہلی پوزیشن	محمد التمش	جگدیش پور	متعلقہ: حافظ عبید اختر صاحب	98%
دوسری پوزیشن	محمد علی	کھنڈواری	متعلقہ: حافظ محمد سیف صاحب	97.75%
تیسری پوزیشن	محمد قمر	اساڑھا	متعلقہ: حافظ عبید اختر صاحب	97.50%

پوزیشن شعبۂ عربی وفارسی امتحان سالانہ ۱۴۴۵ھ

پہلی پوزیشن	شہاب احمد	بیریڈیہہ	تکمیل افتاء	97.88%
دوسری پوزیشن	عمیر احمد	نظام الدین پٹی	درجہ: فارسی (ب)	97.35%
تیسری پوزیشن	محمد عمر	شیرواں نہر	درجہ: فارسی (ب)	96.41%

سوانح حیات (۴)

اہل علم کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ کا کتب خانہ ایک بیش قیمت اور گراں بہا کتب پر مشتمل نہایت مفید کتب خانہ ہے، جس میں حدیث، تفسیر، تاریخ، سیرت، سوانح اور دیگر اہم موضوعات پر کتب موجود ہیں، کئی ہزار کتابیں صرف حدیث اور متعلقات حدیث پر موجود ہیں جو تحقیق و تالیف کرنے والوں کے لیے سرمایہ حیات ہے۔ درجنوں کتابیں صرف سوانح حیات ہیں، ذیل میں ان کی قسط چہارم کی ایک فہرست دی جا رہی ہے کہ ضرورت مند اہل علم ان کتب سے کتب خانہ میں آ کر استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ترتیب و پیش کش: مولانا مختار احمد مظاہری ناظم کتب خانہ مدرسہ ہذا)

۱	امہات المومنینؓ	صفحات: ۶۸۱	مولانا انوار اعظمی خیرآبادی
۲	امت مسلمہ کی باتیں	۱۷۴	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ
۳	سیرت عائشہؓ	۳۶۸	علامہ سید سلیمان ندویؒ
۴	سیرت فاطمۃ الزہراؓ	۲۸۶	جناب طالب ہاشمی صاحب
۵	سیر الصحابیات	۱۹۵	جناب مولانا سعید انصاری صاحبؒ
۶	تذکار صحابیات	۵۴۴	جناب طالب الہاشمی صاحبؒ
۷	صحابیات	۲۷۱	علامہ نیاز فتح پوری
۸	تذکرہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	۲۰۸	مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ
۹	تذکرۃ المشائخ حضرت خواجہ حسن بصریؒ	۶۴	علامہ اخلاق حسین دہلویؒ

۱۰	تذکرہ حیات حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ	۲۰	علامہ اخلاق حسین دہلویؒ
۱۱	تذکرہ حیات حضرت خواجہ ابراہیم ادہم بلخیؒ	۳۲	// //
۱۲	تذکرہ حیات حضرت شیخ حذیفۃ المرعشیؒ	۱۶	// //
۱۳	تذکرہ حیات حضرت شیخ ہبیرۃ البصریؒ	۱۶	// //
۱۴	تذکرہ حیات حضرت خواجہ ممشاد علو دینوریؒ	۲۰	// //
۱۵	تذکرہ حیات حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ	۱۶	// //
۱۶	تذکرہ حیات حضرت خواجہ ابواحد ابدال چشتیؒ	۲۰	// //
۱۷	تذکرہ حیات حضرت خواجہ ابومحمد چشتیؒ	۱۶	// //
۱۸	تذکرہ حیات حضرت خواجہ ابویوسف چشتیؒ	۱۶	// //
۱۹	تذکرہ حیات حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ	۱۶	// //
۲۰	تذکرہ حیات حضرت خواجہ عثمان ہرویؒ	۳۲	// //
۲۱	تذکرہ حیات حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی	۲۰	// //
۲۲	سوانح ابوسفیان بن حربؓ	۲۳۵	جناب ابن عبدالشکور صاحب

Publication Date: 19-02-2024
R.N.I.No.UPURD/2000/2054
Postal Reg.No.AZM-04-2023-2025

Mob:0091+9936136854
web Site: www.phoolpuri.org
E-mail:baitululoom256029@rediffmail.com

FAIZAN-E-ASHRAF

MADRASA ISLAMIA ARABIA BAITUL-ULOOM, SARAIMEER
AZAMGARH-276305 (U.P.) INDIA

دین ودنیا کی بھلائی، اپنی اور اپنے خاندان کی اصلاح وتربیت کے لئے

دینی، تعلیمی، اخلاقی، تربیتی رسالہ

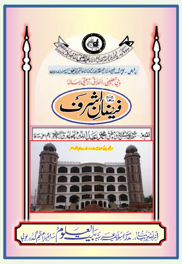

ماہنامہ فیضانِ اشرف

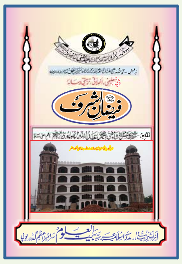

زرِسالانہ صرف -/250روپے
09415997184

کے قاری وممبر بنئے

زرِسالانہ صرف -/250روپے
09936136854

خوشخبری

اب آپ سبھی حضرات اپنی امداد یا زکوۃ کی رقم مدرسہ میں آنلائن بھیج سکتے ہیں۔

Bank Account Details

MADRASA ISLAMIA ARABIA BAITULULOOM SARAIMEER
U.B.I. A/C NO.101-425301010022028, RTGS.IFSC.UBIN0542539
S.B.I. A/C NO. 11791928026, RTGS.IFSC.SBIN0011190
HDFC A/C No.50200075446090 IFSC CODE: HDFC0001884

زیرتعاون فیضان اشرف سالانہ ₹250 | زیرتعاون رجسٹرڈ ڈاک ₹700

www.phoolpuri.org baitululoom256029@rediffmail.com

فیضان اشرف رابطہ نمبر 09936136854 | اپنے زکوۃ وصدقات QR اسکین کرکے بھی بھیج سکتے ہیں۔

نوٹ: آپ حضرات اپنی رقم آنلائن بھیجنے کے بعد مندرجہ ذیل نمبر پر اس کی سلیپ واٹس ایپ کرکے اپنی رسید ضرور حاصل کرلیں۔

نائب ناظم صاحب 9451771278 | نائب ناظم صاحب 9451771279